بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جواہرِ مصطفویہ

(عقائدِ حقہ، فضائلِ صحابہ و اہل بیت اور ردِ فتنہ بدمذہبیت کا مستند مجموعہ)

از

[redacted] محمد فرید مصطفائی

(خادمِ مسلکِ اعلیٰ حضرت و فیضانِ دارالافتاء اہلِ سنت)

عقائد اہل سنت وغیرہ اور

دیگر مسائل کی مشہور و

معروف کتاب

(صفحہ نمبر: 02 - تفصیلی فہرستِ مضامین / Detailed Index)

(ہیڈر: جواہرِ مصطفویہ ———— صفحہ نمبر: 02)

(صفحہ نمبر: 03 - انتساب)

(ہیڈر: جواہرِ مصطفویہ ———————— صفحہ نمبر: 03)

انتساب
میں اپنی اس علمی کاوش "جواہرِ مصطفویہ" کو منسوب کرتا ہوں:

امامِ عشق و مستی، مجددِ دین و ملت، سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہِ اقدس میں، جن کے فتاویٰ نے ہمیں بدمذہبوں کے وار سے بچایا۔

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ کی روحِ مبارک کو، جن کی "بہارِ شریعت" ہمارا فقہی اثاثہ ہے۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری صاحب کے نام، جن کی دینی تحریک نے ہمیں مسلکِ حقہ پر استقامت بخشی۔

(پیش لفظ)

جواہرِ مصطفویہ --- ------------------ صفحہ نمبر: 04)

نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم
اما بعد! اللہ تبارک و تعالیٰ کا بے حد احسان ہے کہ اس نے ہمیں بہترین امت میں پیدا فرمایا اور سیدی اعلیٰ حضرت کے فیضان سے نوازا۔ موجودہ دور فتنوں کا سیلاب ہے، جہاں قدم قدم پر ایمان کو لوٹنے والے راہزن موجود ہیں۔ بندہ ناچیزؔ محمد فرید مصطفائی نے اس کتاب کی تالیف اس لیے کی تاکہ عام مسلمان اپنے عقائدِ حقہ کو پہچان سکیں اور ان بدمذہب لٹیروں سے بچ سکیں جو بظاہر عالم بن کر مسلمانوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ اس کتاب کا ایک ایک لفظ دارالافتاء اہلِ سنت (دعوتِ اسلامی) کی تحقیقات اور بہارِ شریعت کے حوالوں سے مزین ہے۔ اللہ پاک اس کاوش کو قبول فرمائے۔

(ہیڈر: جواہرِ مصطفویہ
---------------- صفحہ نمبر: 05)

تحفظِ ایمان: بدمذہبوں کی پہچان اور ان کا مکر

تحریر: محمد فرید مصطفائی

اگرچہ یہ کتاب عظمتِ مصطفیٰ ﷺ پر ہے، لیکن ایمان کی سلامتی کے لیے یہ نکتہ سب سے پہلے بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ عظمتِ رسول کا پہلا زینہ ان کے دشمنوں سے دوری ہے۔ بدمذہب وہ ہے جس کے عقائد مسلکِ حقہ (اہلِ سنت و جماعت) کے خلاف ہوں۔ آج کل بہت سے ایسے جاہل مبلغین (جنہیں لوگ عالم سمجھتے ہیں) بظاہر قرآن و حدیث کی باتیں کرتے ہیں، لیکن ان کا مقصد صحابہ کرام کی عظمت گرانا اور حضور ﷺ کی شان میں کمی لانا ہے۔ یہ لوگ بظاہر "توحید" کا نام لیتے ہیں لیکن درحقیقت گستاخِ رسول ہیں۔

(صفحہ نمبر: 06 - بدمذہبوں کو سننے کی ممانعت)

(ہیڈر: جواہرِ مصطفویہ
------------------------------ صفحہ نمبر: 06)

بدمذہب جاہلوں کو سننا: ناجائز اور حرام ہے

دارالافتاء اہلِ سنت اور مسلکِ حقہ کا یہ دو ٹوک فیصلہ ہے کہ بدمذہب جاہلوں کے بیانات سننا قطعی ناجائز اور حرام ہے۔ چاہے وہ حدِ گمراہی تک ہوں یا حدِ کفر تک۔
وجہ تسمیہ: یہ بدمذہب بڑے ہوشیار لٹیرے ہیں۔ یہ مجمعِ عام میں قرآن کی آیتیں پڑھیں گے، حدیثیں سنائیں گے، لیکن ان کے درمیان اپنا ایک ایسا "تحریکی جملہ" فٹ کر دیتے ہیں جو پورے قرآن و حدیث کا مفہوم بدل دیتا ہے۔ ان کو "عالم" کہنا جہالت ہے، یہ جاہل اور ایمان کے ڈاکو ہیں۔ ان کے پاس بیٹھنا ایسا ہے جیسے اپنے ایمان کو خود آگ لگانا۔ جو ان کی چکنی چپڑی باتوں میں آ کر ان کے بیان سنتا ہے اس کا دل سیاہ ہو جاتا ہے۔

اللہ عزوجل کی توحید اور صفاتِ کمال

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے:
لَيۡسَ كَمِثۡلِهِۦ شَيۡءٌۖ وَهُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلۡبَصِيرُ
ترجمہ: "اس جیسا کوئی نہیں اور وہی ہے سنتا دیکھتا۔" (سورہ شوریٰ)

علمی تشریح (محمد فرید مصطفائی):
اللہ تعالیٰ اپنی ذات و صفات میں اکیلا ہے۔ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ وہ ہر عیب، زوال اور شریک سے پاک ہے۔ جو مقام اللہ کا ہے وہ کسی مخلوق کا نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ کی صفات قدیم ہیں، یعنی وہ کسی کی عطا سے نہیں بلکہ اس کی اپنی ذاتی ہیں۔ اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جسم، سمت اور مکان سے پاک ہے۔ وہ سب کا خالق ہے اور کائنات کا ذرہ ذرہ اس کے حکم کا محتاج ہے۔

(صفحہ نمبر: 08 - رد کذبِ باری تعالیٰ)

(ہیڈر: جواہر مصطفویہ ———— صفحہ نمبر: 08)

بدمذہبوں کے کفریہ نظریے (کذبِ باری) کا رد

بعض بدمذہب فرقوں (جیسے وہابیہ و دیوبندیہ) کا یہ عقیدہ ہے کہ "اللہ جھوٹ بولنے پر قادر ہے" (معاذ اللہ).
رد بلیغ: یاد رکھیے! جھوٹ عیب ہے اور اللہ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے. جو اللہ کے لیے جھوٹ کو ممکن مانے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے، چاہے وہ لاکھ نمازیں پڑھے. صدر الشریعہ بہارِ شریعت میں فرماتے ہیں کہ اللہ کی قدرت صرف "ممکنات" پر ہے، اور جھوٹ بولنا "محالِ ذاتی" (ناممکن) ہے، اور محال پر قدرت ماننا اللہ کی شان میں عیب نکالنا ہے. ایسے بدمذہبوں کو مسلمان سمجھنا بھی گمراہی ہے.
جس طریقے سے کھانا بنایا جاتا ہے اور کھانے کو چک کر یہ اس چیز کا اندازہ لگا لیا جاتا ہے کہ کھانا کس طریقے سے بنا ہے اسی طریقے سے ان کے جو بڑے بڑے عالم دین ہیں ان کی کتابوں میں ایسے کفریہ کلمات لکھے ہوئے ہیں کہ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ بہت زیادہ بد مذہب اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں جن میں مشہور میں اپ کو نام بتاؤں ایک کا نام ہے اشرف علی تھانوی دوسرے کا نام قاسم نانوتی تیسرے کا نام ہے احمد لمبے کی بی اور جوتھے کا نام ہے احمد گنگوہی یہ ایسے ایسے عا[illegible] دین ہیں کہ انہوں نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ اللہ جھوٹ بولنے پر بھی قادر ہے معاذ اللہ ثم معاذ اللہ اور قاسم نانوتوی اشرف علی تھانوی اور احمد نمبیٹری اپنی کتاب کے اندر کیا لکھتے ہیں کہ نماز کے اندر گدھے کا خیال ا جائے یہ زیادہ اچھا ہے اس کے مقابلے میں کہ اپ اپ کو نماز میں اپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال ا جائے کہ کتنی مبری بات ہے مسلمانوں پہچانو ایسے لوگوں کو یہ ان کا نبی کریم علیہ الصلوۃ تسلیمہ کی شان میں گستاخی نہیں ہے ایسے بد مذہبوں سے ایسے جاہلوں سے ہمیں بچنا چاہیے
رافضی یعنی شیعہ کو اپ بالکل ہی ہٹا دیں کیونکہ وہ صحابہ کو گالیاں دیتے ہیں ایسے لوگوں کا بالکل ہی بالیکاٹ کر لیں اور ایسے لوگوں کو مسلمان بھی نہ کہا کریں اور جن کی بد مذہبی حد گمراہی تک پہنچ رہی ہے اگر اپ ان کی اور خراب عقائد جاننا چاہتے ہیں تو ایک لنک پر کلک کیجئے یہ یوٹیوب کا لنک ہے اپ کو پتہ چل جائے گا کہ اہل سنت و جماعت کا ان سے ان خرابیوں کی بنا پر اختلاف ہے

https://youtu.be/NGg8WaCwyls?si=SQzmtJVHmrJl47b4

(ہیڈر: جواہرِ مصطفویہ ------------------------
صفحہ نمبر: 09)

حضور ﷺ کی نورانیت اور شانِ اولیت

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے:
قَدۡ جَآءَكُم مِّنَ ٱللَّهِ نُورٞ وَكِتَٰبٞ مُّبِينٞ
ترجمہ: "بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔" (سورہ مائدہ، آیت 15)

تشریح (از قلم: محمد فرید مصطفائی):
اکثر مفسرین کے نزدیک یہاں "نور" سے مراد ذاتِ مصطفیٰ ﷺ ہے۔ اللہ پاک نے سب سے پہلے اپنے محبوب ﷺ کے نور کو پیدا فرمایا۔ حضور ﷺ کی نورانیت کا انکار کرنا درحقیقت قرآن کا انکار ہے۔ آپ ﷺ اللہ کے نور سے ہیں اور کائنات کی ہر شے آپ ہی کے نور کا صدقہ ہے۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:
تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانہ نور

(صفحہ نمبر: 10 - تخلیقِ نورِ اول)

(ہیڈر: جواہرِ مصطفویہ ______________
صفحہ نمبر: 10)

حدیثِ جابر اور بدمذہبوں کے اعتراضات کا جواب

امام عبدالرزاق اپنی "مصنف" میں جلیل القدر صحابی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:
"يَا جَابِرُ، إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ قَبْلَ الْأَشْيَاءِ نُورَ نَبِيِّكَ مِنْ نُورِهِ"
ترجمہ: "اے جابر! بیشک اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور (کی عطا) سے پیدا فرمایا۔"

علمی بحث: بدمذہب جاہل اس حدیث پر اعتراض کرتے ہیں، لیکن یاد رکھیے! یہ حدیث مستند ہے اور اکابرینِ امت کا اس پر عمل رہا ہے۔ حضور ﷺ کی ذاتِ مبارکہ وہ ہے جس سے پوری کائنات روشن ہوئی۔ آپ ﷺ بشر تو ہیں لیکن "بشر مثلکم" (ہم جیسے بشر) نہیں بلکہ آپ ﷺ وہ بشر ہیں جن کے پاؤں کے تلے کے پتھر بھی معطر ہو جاتے تھے۔

بدمذہبوں کے "تحریکی جملوں" کا زہر

تحریر: محمد فرید مصطفائی

بدمذہب جاہل (جنہیں جاہل عوام عالم سمجھتے ہیں) بڑے شاطر لٹیرے ہیں۔ ان کا طریقۂ واردات یہ ہے کہ وہ مجمعِ عام میں آیاتِ قرآنیہ کی تلاوت کرتے ہیں، بخاری و مسلم کی حدیثیں سناتے ہیں تاکہ سادہ لوح مسلمان یہ سمجھیں کہ یہ تو بہت بڑے عالم ہیں۔ لیکن یاد رکھیے! ان کے لہجے میں ایک ایسا مخصوص "تحریکی جملہ" یا "زہریلا وسوسہ" چھپا ہوتا ہے جو بظاہر حق لگتا ہے مگر وہ پورے قرآن و حدیث کے مفہوم کو مسخ کر دیتا ہے۔

مثال کے طور پر، وہ کہیں گے کہ "دیکھو بھائی! اللہ سے مانگو، رسول تو انسان ہیں"۔ بظاہر یہ بات ٹھیک لگتی ہے کہ اللہ ہی اصل عطا کرنے والا ہے، لیکن اس جملے کے پیچھے چھپا ہوا مقصد حضور ﷺ کی بارگاہ میں گستاخی اور آپ کے وسیلے کا انکار کرنا ہوتا ہے۔ ایسے لوگ مسلمانوں کے دلوں سے صحابہ کرام کی عظمت اور حضور ﷺ کی محبت کو نکالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسے جاہلوں کو عالم کہنا جہالت ہے، یہ ایمان کے ڈاکو ہیں جن سے بچنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

(صفحہ نمبر: 12 - تنزیہ باری تعالیٰ)

(ہیڈر: جواہرِ مصطفویہ ---------------------------- صفحہ نمبر: 14)

اللہ تعالیٰ کے مکان و جہت سے پاک ہونے کا بیان

اللہ تعالیٰ عزوجل اپنی ذات میں بے نیاز ہے۔ وہ زمان و مکان کا خالق ہے، لہٰذا وہ مکان سے پاک ہے۔

عقیدہ: اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی سمت (Direction) نہیں، وہ نہ اوپر ہے نہ نیچے، نہ دائیں ہے نہ بائیں، بلکہ ان تمام چیزوں کا خالق ہے۔ بدمذہبوں کا اللہ کے لیے عرش پر بیٹھنے کا عقیدہ رکھنا (بمعنیِ جسم) غلط اور باطل ہے۔

علمی نکتہ: جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات کو کوئی نہیں سمجھ سکتا، اسی طرح اس کی صفات کی کیفیت بھی انسانی عقل سے بالا تر ہے۔ ہمیں صرف اتنا ماننا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات برحق ہیں، لیکن وہ مخلوق کی صفات کی طرح نہیں ہیں۔ جو اللہ کو مخلوق سے تشبیہ دے

(صفحہ نمبر: 13 - نورِ مصطفیٰ ﷺ کے فضائل)

(ہیڈر: جواہرِ مصطفویہ
----------------------------- صفحہ نمبر: 16)

اعلیٰ حضرت کا کلام اور عقیدۂ نورانیت

امامِ عشق و مستی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانہ نور کا

عقیدہ: اہل سنت و جماعت کا متفقہ عقیدہ ہے کہ حضور ﷺ اللہ کے نور سے پیدا ہوئے (یعنی اللہ کے نور کی عطا سے)۔ آپ ﷺ کائنات کے ذرے ذرے میں اللہ کے نور کا ظہور ہیں۔ بدمذہب جاہل آپ کو صرف ایک "عام انسان" کہہ کر آپ کی شان گھٹانے کی ناپاک کوشش کرتے ہیں۔ یاد رکھیے! حضور ﷺ بشر تو ہیں، لیکن آپ ﷺ جیسا کوئی بشر نہیں۔ آپ وہ بشر ہیں جن کا سایہ زمین پر نہ پڑتا تھا کیونکہ نور کا سایہ نہیں ہوتا۔

(صفحہ نمبر: 14 - حدیثِ جابر کی تحقیق)

(ہیڈر: جواہرِ مصطفویہ ____________
صفحہ نمبر: 17)

تخلیقِ نورِ اول کا حدیثِ مبارکہ سے ثبوت

امام عبدالرزاق اپنی "مصنف" میں جلیل القدر صحابی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

"یا جابر، إن اللہ تعالیٰ خلق قبل الأشیاء نور نبیك من نورہ"

ترجمہ: "اے جابر! بیشک اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور (کی عطا) سے پیدا فرمایا۔"

تشریح: اس حدیثِ مبارکہ سے ثابت ہوا کہ حضور ﷺ تمام مخلوق سے پہلے موجود تھے۔ جب نہ عرش تھا، نہ فرش، نہ زمین تھی نہ آسمان، تب بھی مصطفیٰ ﷺ کا نور اللہ کی بارگاہ میں جلوہ افروز تھا۔ بدمذہبوں کا اس حدیث پر اعتراض کرنا محض ان کے عناد اور بغض کی دلیل ہے، ورنہ محدثینِ کرام نے اسے مستند مانا ہے۔

(صفحہ نمبر: 14 - حدیث جابر کی تحقیق)

(ہیڈر: جواہرِ مصطفویہ ____________________
صفحہ نمبر: 17)

تخلیقِ نورِ اول کا حدیثِ مبارکہ سے ثبوت

امام عبدالرزاق اپنی "مصنف" میں جلیل القدر صحابی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

"يَا جَابِرُ، إِنَّ اللّٰہَ تَعَالَى خَلَقَ قَبْلَ الْأَشْيَاءِ نُورَ نَبِيِّكَ مِنْ نُورِهِ"

ترجمہ: "اے جابر! بیشک اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور (کی عطا) سے پیدا فرمایا۔"

تشریح: اس حدیثِ مبارکہ سے ثابت ہوا کہ حضور ﷺ تمام مخلوق سے پہلے موجود تھے۔ جب نہ عرش تھا، نہ فرش، نہ زمین تھی نہ آسمان، تب بھی مصطفیٰ ﷺ کا نور اللہ کی بارگاہ میں جلوہ افروز تھا۔ بدمذہبوں کا اس حدیث پر اعتراض کرنا محض ان کے عناد اور بغض کی دلیل ہے، ورنہ محدثین کرام نے اسے مستند مانا ہے۔

(ہیڈر: جواہرِ مصطفویہ ---------------------
صفحہ نمبر: 15)

حضور ﷺ کی نورانیت اور شانِ اولیت

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

قَدْ جَآءَكُم مِّنَ ٱللَّهِ نُورٌ وَكِتَـٰبٌ مُّبِينٌ

ترجمہ: "بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔" (پارہ 6، سورہ مائدہ، آیت 15)

تشریح (از قلم: محمد فرید مصطفائی):
اکثر مفسرینِ کرام (مثلاً امام جلال الدین سیوطی، امام ابنِ جریر طبری) کے نزدیک یہاں "نور" سے مراد ذاتِ مصطفیٰ ﷺ ہے۔ اللہ پاک نے سب سے پہلے اپنے محبوب ﷺ کے نور کو پیدا فرمایا۔ حضور ﷺ کی نورانیت کا انکار کرنا درحقیقت قرآن کا انکار کرنا ہے۔ آپ ﷺ اللہ کے نور سے ہیں اور کائنات کی ہر شے آپ ہی کے نور کا صدقہ ہے۔ جو حضور ﷺ کی نورانیت کو نہیں مانتا، اس کا دل معرفتِ الٰہی سے خالی ہے۔

(صفحہ نمبر: 16 - نورِ مصطفیٰ ﷺ کے فضائل)

(ہیڈر: جواہرِ مصطفویہ ---------------- صفحہ نمبر: 16)

اعلیٰ حضرت کا کلام اور عقیدۂ نورانیت

امامِ عشق و مستی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانہ نور کا

عقیدہ: اہل سنت و جماعت کا متفقہ عقیدہ ہے کہ حضور ﷺ اللہ کے نور سے پیدا ہوئے (یعنی اللہ کے نور کی عطا سے)۔ آپ ﷺ کائنات کے ذرے ذرے میں اللہ کے نور کا ظہور ہیں۔ بدمذہب جاہل آپ کو صرف ایک "عام انسان" کہہ کر آپ کی شان گھٹانے کی ناپاک کوشش کرتے ہیں۔ یاد رکھیے! حضور ﷺ بشر تو ہیں، لیکن آپ ﷺ جیسا کوئی بشر نہیں۔ آپ وہ بشر ہیں جن کا سایہ زمین پر نہ پڑتا تھا کیونکہ نور کا سایہ نہیں ہوتا۔

(صفحہ نمبر: 17 - حدیثِ جابر کی تحقیق)

(ہیڈر: جواہرِ مصطفویہ ___ صفحہ نمبر: 17)

تخلیقِ نورِ اول کا حدیثِ مبارکہ سے ثبوت

امام عبدالرزاق اپنی "مصنف" میں جلیل القدر صحابی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

"یَا جَابِرُ، إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى خَلَقَ قَبْلَ الْأَشْيَاءِ نُورَ نَبِيِّكَ مِنْ نُورِهِ"

ترجمہ: "اے جابر! بیشک اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور (کی عطا) سے پیدا فرمایا۔"

تشریح: اس حدیثِ مبارکہ سے ثابت ہوا کہ حضور ﷺ تمام مخلوق سے پہلے موجود تھے۔ جب نہ عرش تھا، نہ فرش، نہ زمین تھی نہ آسمان، تب بھی مصطفیٰ ﷺ کا نور اللہ کی بارگاہ میں جلوہ افروز تھا۔ بدمذہبوں کا اس حدیث پر اعتراض کرنا محض ان کے عناد اور بغض کی دلیل ہے، ورنہ محدثینِ کرام نے اسے مستند مانا ہ

(صفحہ نمبر: 18 - ردِ منکرینِ نورانیت)

(ہیڈر: جواہرِ مصطفویہ

---------- صفحہ نمبر: 18)

حضور ﷺ کو "صرف انسان" کہنے والوں کا رد

تحریر: محمد فرید مصطفائی

وہ بدمذہب جو حضور ﷺ کو اپنی طرح کا انسان کہتے ہیں، وہ درحقیقت اپنی عقل کے اندھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "تم فرماؤ، ظاہری بشریت میں مَیں تمہاری طرح ہوں، (لیکن) میری طرف وحی آتی ہے"۔

علمی نکتہ: وحی کا آنا ہی ثابت کرتا ہے کہ آپ ﷺ عام انسان نہیں۔ جس طرح آئینہ بھی پتھر (شیشہ) ہے اور عام پتھر بھی پتھر ہے، لیکن آئینہ عکس دکھاتا ہے اور عام پتھر نہیں۔ اسی طرح حضور ﷺ کی بشریت وہ آئینہ ہے جس میں رب کا نور چمک رہا ہے۔ جو آپ کو اپنی طرح کہے، وہ ابلیس کا چیلا ہے کیونکہ ابلیس نے بھی حضرت آدم علیہ السلام کی بشریت کو دیکھا تھا لیکن ان کے اندر موجود نورِ الٰہی کو نہ دیکھ سکا۔

(صفحہ نمبر: 19 - بشریت مصطفیٰ ﷺ کا حقیقی مفہوم)

(ہیڈر: جواہر مصطفویہ ———————— صفحہ نمبر: 19)

حضور ﷺ: بے مثال بشر

اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ حضور ﷺ انسانوں کی جنس سے ہیں تاکہ انسان آپ سے فیض پا سکیں، لیکن آپ ﷺ کی صفات بشری معیار سے بلند تر ہیں۔

مدنی پھول (بحوالہ دارالافتاء اہل سنت):

آپ ﷺ کے مبارک جسم سے خوشبو آتی تھی۔

آپ ﷺ رات کی تاریکی میں بھی ایسا ہی دیکھتے تھے جیسا دن کی روشنی میں۔

آپ ﷺ کے مبارک پسینے سے گلاب کی خوشبو آتی تھی۔

آپ ﷺ سوتے تھے لیکن آپ کا قلبِ مبارک بیدار رہتا تھا۔

ان صفات والا کیا کوئی عام انسان ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں! آپ ﷺ "سید البشر" ہیں، یعنی تمام انسانوں کے سردار ہیں

(صفحہ نمبر: 20 - بابِ علمِ غیب)

(ہیڈر: جواہرِ مصطفویہ ------------------------
صفحہ نمبر: 20)

علمِ غیبِ مصطفیٰ ﷺ: قرآنی دلائل

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب ﷺ کو تمام غیب کے علوم عطا فرمائے ہیں۔ قرآنِ پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

وَمَا هُوَ عَلَى ٱلْغَيْبِ بِضَنِينٍ

ترجمہ: "اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں۔" (پارہ 30، سورہ تکویر، آیت 24)

علمی تشریح ر محمد فرید مصطفائی):
بدمذہب جاہل کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کو غیب کا علم نہیں (معاذ اللہ)۔ اگر حضور ﷺ کو غیب کا علم نہ ہوتا تو اللہ انہیں غیب بتانے والا کیوں فرماتا؟ بخیل وہ ہوتا ہے جس کے پاس مال ہو اور وہ نہ دے۔ اگر حضور ﷺ کے پاس غیب کا علم ہی نہ ہوتا تو بخل کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا۔ ثابت ہوا کہ حضور ﷺ کے پاس غیب کے علوم کے خزانے ہیں اور آپ ﷺ اپنی امت کو وہ علوم عطا فرماتے ہیں۔

(صفحہ نمبر: 21 - علم غیب مصطفیٰ ﷺ)

صفحہ ________________

(ہیڈر: جواہرِ مصطفویہ ________________
نمبر: 21)

علمِ غیب پر مزید قرآنی براہین

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کے علمِ غیب کا ذکر قرآنِ مجید میں کئی مقامات پر فرمایا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ۚ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا

ترجمہ: "اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے۔" (پارہ 5، سورہ نساء، آیت 113)

تفسیر و تشریح (محمد فرید مصطفائی):
اس آیتِ کریمہ میں "ما" کا لفظ عموم کے لیے ہے، یعنی کائنات کی وہ تمام چیزیں جو حضور ﷺ کی تخلیق سے پہلے تھیں یا بعد میں ہونے والی تھیں، اللہ نے ان سب کا علم اپنے محبوب ﷺ کو عطا فرما دیا۔ مفسرین فرماتے ہیں کہ اس "فضلِ عظیم" سے مراد ہی وہ بے پایاں علم ہے جو کائنات میں کسی اور کو نہیں ملا۔ بدمذہب جاہل اس صریح آیت کا انکار کر کے حضور ﷺ کے علم کو (معاذ اللہ) دیوار کے پیچھے کے علم تک محدود کرتے ہیں، جبکہ اللہ فرماتا ہے کہ ہم نے سب کچھ سکھا دیا۔ جو اللہ کی عطا کا انکار کرے، وہ درحقیقت قرآن کا منکر ہے

مشاہدۂ کائنات اور علمِ نبوی ﷺ

صحیح بخاری و مسلم کی متفق علیہ احادیث سے ثابت ہے کہ حضور ﷺ نے ایک ہی مقام پر کھڑے ہو کر قیامت تک ہونے والے تمام واقعات بیان فرما دیے۔

حدیثِ مبارکہ:
حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان (خطبہ دینے) کھڑے ہوئے، تو آپ ﷺ نے اس مقام سے لے کر قیامت قائم ہونے تک کی کوئی ایسی چیز نہ چھوڑی جس کا ذکر نہ فرما دیا ہو۔ جس نے اسے یاد رکھا، رکھا اور جو بھول گیا، بھول گیا"۔

علمی نکتہ:
دارالافتاء اہلِ سنت کے مطابق، حضور ﷺ کا علم "عطائی" ہے (یعنی اللہ کی عطا سے ہے)۔ بدمذہب جاہل یہ مغالطہ دیتے ہیں کہ غیب کا علم صرف اللہ کے پاس ہے۔ ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ "ذاتی" علم غیب صرف اللہ کا ہے، لیکن اللہ نے اپنے نبی کو غیب کا علم "عطا" فرمایا ہے۔ جو اللہ کی عطا کا انکار کرے، وہ جاہل ہے۔ حضور ﷺ جنت کی نعمتوں کو بھی دیکھ رہے ہیں اور دوزخ کے احوال سے بھی واقف ہیں۔

(ہیڈر: جواہر مصطفویہ
________ صفحہ نمبر: 23)

بدمذہبوں کے وسوسوں کا دنداں شکن جواب

تحریر: محمد فرید مصطفائی
بدمذہب جاہل اکثر یہ آیت پڑھتے ہیں: "آپ فرمائیے کہ میں غیب نہیں جانتا"۔
جوابِ حق: یاد رکھیے! ایسی آیات اس وقت کی ہیں جب اللہ نے حضور ﷺ کو غیب کا علم عطا نہیں فرمایا تھا، یا پھر ان کا مطلب یہ ہے کہ "میں ذاتی طور پر (بغیر اللہ کے بتائے) غیب نہیں جانتا"۔

امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ "الدولۃ المکیہ" میں فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کو اللہ نے "خاتم النبیین" بنایا ہے اور نبی اسے کہتے ہی وہ ہے جو غیب کی خبریں دے۔ اگر نبی کو غیب کا علم نہ ہو تو وہ نبی ہی نہیں کہلا سکتا۔ لہذا جو حضور ﷺ کے علم غیب کا منکر ہے، وہ درحقیقت منصب نبوت کا منکر ہے اور مسلک حقہ سے خارج ہے۔

حضور ﷺ: کائنات کے مالک و مختار

اللہ عزوجل نے اپنے حبیب ﷺ کو کائنات کے خزانوں کی کنجیاں عطا فرمائی ہیں اور آپ کو صاحبِ اختیار بنایا ہے۔

حدیثِ مبارکہ:
حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: "إِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَّاللهُ يُعْطِيْ"
ترجمہ: "بے شک اللہ عطا فرماتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں"۔ (صحیح بخاری)

تشریح:
اس حدیث سے ثابت ہوا کہ کائنات میں جو کچھ بھی تقسیم ہو رہا ہے، چاہے وہ رزق ہو، ہدایت ہو یا نبوت، وہ سب حضور ﷺ کے ہاتھوں سے تقسیم ہو رہا ہے۔ اللہ رب العزت نے اپنے محبوب کو وہ اختیار دیا ہے کہ آپ ﷺ جس کے لیے چاہیں حلال کو حرام اور حرام کو حلال فرما دیں (مثلاً حضرت ابو بردہ کے لیے چھ ماہ کی بکری کی قربانی جائز فرمائی)۔ بدمذہبوں کا یہ کہنا کہ حضور ﷺ بے اختیار ہیں، سراسر کفر اور گستاخی ہے۔

(ہیڈر: جواہرِ مصطفویہ
صفحہ نمبر: 25)

کائنات کا ذرہ ذرہ مصطفیٰ ﷺ کے حکم کے تابع ہے

حضور ﷺ کے اشارے پر سورج کا واپس پلٹنا، چاند کا دو ٹکڑے ہونا، اور درختوں کا چل کر حضور ﷺ کی بارگاہ میں آنا، یہ سب اس بات کی دلیل ہے کہ کائنات کی ہر شے آپ کے اختیار میں ہے۔

عقیدہ (بحوالہ بہارِ شریعت):
حضور ﷺ اللہ کے نائبِ مطلق ہیں۔ تمام جہان حضور ﷺ کے زیرِ فرمان ہے۔ جو چاہیں کریں، جسے جو چاہیں دیں، جس چیز کا چاہیں حکم فرمائیں، ان کے حکم کو پھیرنے والا کوئی نہیں۔ جو انہیں بے اختیار سمجھے وہ ایمان کی حلاوت سے محروم ہے۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:
مالکِ کونین ہیں وہ، پاس کچھ رکھتے نہیں
دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

(پیڈز: جواہر مصطفویہ ——— صفحہ نمبر: 26)

رافضیوں (شیعوں) کے کفر و گمراہی کا بیان

تحریر۔ محمد فرید مصطفائی

اسلام کے نام پر سب سے بڑا فتنہ رافضیت ہے، جو بظاہر "حبِ اہل بیت" کا دم بھرتے ہیں لیکن حقیقت میں صحابہ کرام کے دشمن ہیں۔ دارالافتاء اہلِ سنت کے فتاویٰ کی روشنی میں رافضیوں کے عقائدِ کفر درج ذیل ہیں:

عقیدہ تحریفِ قرآن: بہت سے رافضی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ موجودہ قرآن ناقص ہے اور اصل قرآن (معاذ اللہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تھا جو غائب ہو گیا ہے۔ یہ عقیدہ صریح کفر ہے۔

صحابہ کرام پر تبرا: خلفائے راشدین (حضرت ابوبکر، عمں عثمان رضی اللہ عنہم) کو گالی دینا اور ان کی صحابیت کا انکار کرنا کفر ہے۔

ام المومنین پر تہمت: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر بہتان لگانا، جس کی پاکیزگی کا ذکر قرآن میں ہے، قطعی کفر ہے۔

(صفحہ نمبر: 27 - رافضیوں کے پیچھے نماز کا حکم)

(ہیڈر: جواہرِ مصطفویہ ———— صفحہ نمبر: 27)

رافضی (شیعہ) کے پیچھے نماز سرے سے باطل ہے

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ "بہارِ شریعت" میں تحریر فرماتے ہیں:

"رافضی (شیعہ) اگرچہ کلمہ پڑھتا ہو، لیکن اگر وہ ضروریاتِ دین کا منکر ہے (مثلاً حضرت ابوبکر صدیق کی صحابیت کا منکر یا تحریف قرآن کا قائل ہے) تو وہ کافر ہے اور اس کے پیچھے نماز سرے سے باطل (ہوتی ہی نہیں) ہے۔"

جو شخص ایسے بدمذہبوں کو مسلمان کہے یا ان کے پیچھے نماز پڑھے، وہ خود گنہگار اور اپنے ایمان کو برباد کرنے والا ہے۔ ان کی صحبت سے بچنا ایسا ہی لازم ہے جیسا کہ آگ سے بچنا۔ بدمذہب جاہلوں کے بیانات سننا بھی اسی لیے حرام ہے کہ وہ رافضیت کا زہر گھولتے ہیں۔

اور یہ بھی سن لیں کہ ایسا بد مذہب جس کی بد مذہب حد کفر تک نہیں پہنچی جیسے اکثر دیوبندی سے ہوتا ہے کہ وہ مطلب نارمل گمراہی تک پہنچے ہوئے ہوتے ہیں زیادہ حد کفر تک کے نہیں پہنچے ہوتے جیسے دیوبندی وغیرہ اکثر و بیشتر ایسے ہوتے ہیں یہ جو حد گمراہی تک پہنچے ہوتے ہیں ان کے ایسے خراب عقائد نہیں ہوتے تو یہ دیوبندی ہو گئے اہل حدیث ہو گئے وہابی ہوگا نجدی ہو گئے جتنے بھی فلانا ذی واقع ہیں ان کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہو جائے گی ہے یعنی اپ کی نماز ضائع ہو گئی اب اپ کو اس نماز کو دوبارہ سے پڑھنا واجب ہے

صرف اور صرف جمعہ اور عید کی نماز پڑھنے کی اجازت ہے کیونکہ یہ ایسی نمازیں ہیں کہ جو جماعت کے بغیر نہیں ہو سکتے اور یہ بھی تب اجازت ہوگی کہ مثال کے طور پر اگر مسجد کیا نام ہے 12 کلومیٹر دور ہو اور 15 کلومیٹر دور ہو اور بدلہ بہت زیادہ دور ہو اور اپ جا نہ سکتے ہیں کہ وہ بائیک کی بھی سکولر نہ ہو کار بھی نہ ہو اور مختلف ذرائع نہ ہوں کہ جو اب مسجد تک کے نہیں جا سکتے سنیوں کی منزل نہیں جا سکتے تو کچھ حد تک پھر اجازت دی جاتی ہے کہ اپ دیوبندی یا اہل حدیث وہابی وغیرہ کی مسجد میں نماز پڑھ لیں تو اشیاؤں کی مسجد میں پھر بھی نہیں ہوگی کیونکہ شیاط ہے یہ کافی شیعہ تو ہے ہی کافر شیعہ تو ہے ہی کافر شیعہ تو ہے ہی کافر شیعہ تو ہے ہی کافی دیر میں اپ کو بعد بار بار بولنا شیعہ تو ہے ہی کافر شیعہ تو ہے ہی کافر تو ان سے بھی بچنا چاہیے اور اگر اپ نے کوئی وجہ نہیں ہے اپ نے پھر دیوبندی اہل حدیث کے پیچھے پڑھ لی تو اپ کی نماز کا وہی حکم ہوگا کہ اپ کی نماز نکلے تحریر ہے واجب الاعادہ ہو جائے گی ہو جائے گی

(صفحہ نمبر: 28 - مقام صحابہ و اہل بیت)

(ہیڈر: جواہر مصطفویہ ------------------------
صفحہ نمبر: 28)

صحابہ اور اہل بیت: ایک ہی نور کے دو چراغ

اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ ہم صحابہ کے بھی غلام ہیں اور اہل بیت کے بھی نوکر ہیں۔ رافضیوں کی طرح نہیں جو ایک کو مانیں اور دوسرے کی توہین کریں۔

قرآنی فیصلہ:
رَضِيَ ٱللَّهُ عَنۡهُمۡ وَرَضُواْ عَنۡهُ
ترجمہ: "اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی"۔
(سورہ بینہ)

یہ آیت تمام صحابہ کے لیے ہے، جن میں حضرت ابوبکر، عمر، عثمان، علی اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہم اجمعین سب شامل ہیں۔ جو ان میں سے کسی ایک کی بھی توہین کرے وہ جہنمی کتا ہے۔ رافضیوں کا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر تبرا کرنا ان کی بد بختی کی نشانی ہے۔

(صفحہ نمبر: 29 - فضائل صدیق اکبر رضی اللہ عنہ)

(ہیڈر: جواہرِ مصطفویہ -- صفحہ نمبر: 29)

انبیاء کے بعد سب سے افضل: حضرت ابوبکر صدیق

تحریر: محمد فرید مصطفائی
تمام امت کا اجماع ہے کہ انبیاء کے بعد انسانوں میں سب سے افضل مقام حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ہے۔ رافضیوں کا آپ کی خلافت کا انکار کرنا اور آپ کو (معاذ اللہ) غاصب کہنا صریح گمراہی ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا: "اگر میں اللہ کے سوا کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا"۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خود فرمایا کہ "اس امت میں نبی ﷺ کے بعد سب سے بہتر ابوبکر و عمر ہیں"۔ جو شخص مولیٰ علی کی محبت کا دعویٰ کرے اور حضرت ابوبکر کی توہین کرے، وہ جھوٹا ہے اور رافضی ہے۔

(ہیڈر: جواہرِ مصطفویہ

-------------- صفحہ نمبر: 30)

بدمذہبوں کے نئے فتنوں کا تعاقب

دورِ حاضر میں بدمذہبوں نے نئے نئے ناموں سے فتنے پھیلائے ہیں۔ کوئی "اہلِ حدیث" بن کر ائمہ اربعہ کی تقلید کا منکر ہے، تو کوئی "دیوبندی" بن کر گستاخیِ رسول کا مرتکب ہے۔

مصنف کا پیغام:
اے مسلمانو! اپنے ایمان کی حفاظت کرو۔ دارالافتاء اہلِ سنت کی ویب سائٹ اور امیرِ اہلِ سنت کی کتابوں کا مطالعہ کرو۔ کسی بھی ایسے "جاہل مبلغ" کو نہ سنو جو تمہیں قرآن و حدیث کے نام پر صحابہ سے دور کرے۔ یاد رکھو! جس کا عقیدہ صحیح نہیں، اس کی کوئی عبادت اللہ کی بارگاہ میں قبول نہیں۔

تخلیقِ اول اور شانِ خاتمیت: ایک علمی تحقیق

تحریر: محمد فرید مصطفائی
بعض لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام پہلے نبی ہیں، تو حضور ﷺ کو "اول" کیوں کہا جاتا ہے؟ اس کا جواب نہایت آسان اور ایمان افروز ہے جسے ہمارے جلیل القدر علماء نے دارالافتاء اہلِ سنت کے منہج کے مطابق بیان فرمایا ہے۔

تخلیق کے اعتبار سے اولیت:
اللہ رب العزت نے کائنات میں سب سے پہلے جس شے کو پیدا فرمایا وہ میرے آقا و مولیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کا نورِ مبارک ہے۔ حضور ﷺ اس وقت بھی نبی تھے جب ابھی حضرت آدم علیہ السلام کی مٹی اور پانی کا خمیر بھی تیار نہیں ہوا تھا۔ جیسا کہ حدیثِ مبارکہ میں ہے:
"کُنْتُ نَبِيًّا وَّآدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ" (ترجمہ: میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم پانی اور مٹی کے درمیان تھے)۔ ثابت ہوا کہ پیدا کرنے اور تخلیق کے اعتبار سے آپ ﷺ ہی سب سے پہلے نبی ہیں۔

ظہورِ نبوت کے اعتبار سے خاتمیت:
نبوت کے اعتبار سے، یعنی جب دنیا میں انبیاء کو مبعوث کیا گیا اور انھوں نے اپنی نبوت کا اعلان فرمایا، اس ترتیب میں حضور ﷺ سب سے آخر میں تشریف لائے۔ اسی لیے آپ ﷺ "خاتم النبیین" ہیں۔
حضرت آدم علیہ السلام نبوت کے اظہار اور زمین پر مبعوث ہونے کے اعتبار سے پہلے نبی ہیں، لیکن ان کی روح اور ان کا وجود مبارک بھی حضور ﷺ کے نور کی تخلیق کے بعد عمل میں آیا۔ پس حضور ﷺ خالقِ کائنات کی پہلی تخلیق ہیں اور سلسلہ نبوت کی آخری اینٹ ہیں۔

صفحہ نمبر: 32)

حضور ﷺ: کائنات کی اصل اور بنیاد

تحریر:
محمد فرید مصطفائی

اس تحقیق سے یہ بات واضح ہو گئی کہ حضور ﷺ کائنات کی ہر شے سے پہلے موجود تھے۔ حضرت آدم علیہ السلام کو جو نبوت ملی، وہ بھی حضور ﷺ ہی کے صدقے میں ملی۔ امام تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کی نبوت عالمِ ارواح میں اسی وقت مستحکم ہو چکی تھی جب کوئی دوسرا نبی پیدا بھی نہیں ہوا تھا۔

بدمذہب جاہل جو حضور ﷺ کو (معاذ اللہ) اپنی طرح کا ایک انسان سمجھتے ہیں، وہ اس حقیقت سے ناواقف ہیں کہ آدم علیہ السلام کی تخلیق سے ہزاروں سال پہلے مصطفیٰ ﷺ کا نور رب کے عرش کا طواف کر رہا تھا۔ جو حضور ﷺ کو تخلیق میں اول نہ مانے، وہ درحقیقت حضور ﷺ کی اس عظمت کا منکر ہے جو اللہ نے انہیں کائنات کی اصل بنا کر عطا فرمائی۔

(ہیڈر: جواہرِ مصطفویہ
صفحہ نمبر: 33)

ختمِ نبوت اور بدمذہبوں کے فتنے

حضور ﷺ کے آخری نبی ہونے پر ایمان لانا ضروریاتِ دین میں سے ہے۔ قرآن فرماتا ہے: "وَلَٰكِن رَّسُولَ ٱللَّهِ وَخَاتَمَ ٱلنَّبِيِّـۧنَ"۔

بدمذہبوں کا مکر:
بعض بدمذہب (جیسے قادیانی اور بعض وہابی نظریات رکھنے والے) ختمِ نبوت کے مفہوم میں ہیر پھیر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ حضور ﷺ کے بعد بھی کوئی نبی آ سکتا ہے (معاذ اللہ)، اور کوئی کہتا ہے کہ خاتمیت سے مراد صرف مرتبہ ہے زمانہ نہیں۔ دارالافتاء اہلِ سنت کے مطابق ایسا عقیدہ رکھنے والا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ حضور ﷺ کے بعد جو کسی بھی قسم کے نئے نبی کے آنے کو ممکن مانے، وہ پکا کافر ہے اور اسے مسلمان سمجھنے والا بھی کافر ہے۔

(صفحہ نمبر: 34 - باب امامت و جماعت)

(ہیڈر: جواہرِ مصطفویہ ———————
صفحہ نمبر: 34)

بد مذہب کے پیچھے نماز کا حکم (تحقیقِ جدید)

تحریر: محمد فرید مصطفائی
نماز کی قبولیت کے لیے امام کا سنی صحیح العقیدہ ہونا شرط ہے۔ اگر کوئی امام بدمذہب ہے، تو اس کی نماز کا حکم درج ذیل ہے:

وہابی، دیوبندی، اہلِ حدیث کے پیچھے نماز:
وہ بدمذہب جو حضور ﷺ کی شان میں گستاخی کے عقائد رکھتے ہیں (مثلاً حضور کے علم کو حیوانات کے برابر کہنا، یا شیطان کے علم کو حضور سے زیادہ ماننا)، ان کے پیچھے نماز سرے سے باطل ہے، یعنی ہوتی ہی نہیں۔ جو شخص یہ جاننے کے باوجود ان کے پیچھے نماز پڑھے، وہ سخت گنہگار ہے اور اس کی نماز ادا نہیں ہوگی۔ (حوالہ: بہارِ شریعت، جلد اول)۔

(صفحہ نمبر: 35 - ردِ رافضیت (شیعہ))

(ہیڈر: جواہرِ مصطفویہ ---------------------------------
صفحہ نمبر: 35)

رافضیوں کے پیچھے نماز کیوں نہیں ہوتی؟

عقیدہ: رافضی (شیعہ) جو ضروریاتِ دین کا منکر ہو، وہ بالاتفاق کافر ہے۔

جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صحابیت کا انکار کرے۔

جو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگائے۔

جو قرآنِ پاک میں تبدیلی (تحریف) کا قائل ہو۔

ایسے لوگوں کے پیچھے نماز پڑھنا ایسا ہی ہے جیسے کسی ہندو یا یہودی کے پیچھے نماز پڑھنا، یعنی نماز سرے سے ہوگی ہی نہیں۔ جو ان بدمذہبوں کو مسلمان کہے یا ان کی تعریف کرے، وہ بھی انہی کے حکم میں ہے۔

(ہیڈر: جواہرِ مصطفویہ

---------- صفحہ نمبر: 36)

اہلِ بیت کی محبت: ایمان کی بنیاد

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: "أَحِبُّوا أَهْلَ بَيْتِي لِحُبِّي" (ترجمہ: میرے اہل بیت سے میری محبت کی وجہ سے محبت کرو)۔

تشریح (محمد فرید مصطفائی):
اہلِ سنت کا عقیدہ ہے کہ اہل بیت کی محبت کے بغیر ایمان مکمل نہیں۔ پنجتن پاک (حضور ﷺ، مولیٰ علی، سیدہ فاطمہ، امام حسن و حسین رضی اللہ عنہم) کی تعظیم فرض ہے۔ لیکن یاد رکھیے! اہل بیت کی محبت کا مطلب صحابہ کی دشمنی نہیں ہے۔ جو اہل بیت کی محبت کا دعویٰ کرے اور صحابہ (حضرت ابوبکر، عمر، عثمان رضی اللہ عنہم) کو گالی دے، وہ سچا محب نہیں بلکہ رافضی اور بدمذہب ہے۔

(صفحہ نمبر: 37 - عظمتِ صحابہ کرام)

(ہیڈر: جواہرِ مصطفویہ

---------------- صفحہ نمبر 37)

تمام صحابہ کرام عادل اور جنتی ہیں

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں تمام صحـ . کے لیے فرمایا: "رَّضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمۡ وَ رَضُوۡا عَنۡہُ"۔

علمی نکتہ:
کسی بھی صحابیِ رسول کی ادنیٰ سی توہین کفر و گمراہی ہے۔ رافضیوں کا یہ کہنا کہ (معاذ اللہ) صحابہ مرتد ہو گئے تھے، قرآن کی تکذیب ہے۔ خصوصاً حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کرنا رافضیت کی نشانی ہے۔ صحابہ ستاروں کی مانند ہیں، ان میں سے کسی کی بھی گستاخی کرنے والا ہدایت سے محروم ہو جاتا ہے۔

(ہیڈر: جواہرِ مصطفویہ
---------- صفحہ نمبر: 38)

بدمذہب عالموں (جاہلوں) کے مکر کا پردہ چاک

تحریر محمد فرید مصطفائی

آج کل سوشل میڈیا پر "انجینئر" اور "مبلغ" کے نام سے جو فتنہ پھیلا ہوا ہے، وہ درحقیقت رافضیت اور وہابیت کا ایک نیا مکسچر ہے۔ یہ لوگ بظاہر کتابوں کے حوالے دیتے ہیں، لیکن ان کا مقصد عام مسلمان کو الجھانا اور علماءِ اہل سنت سے دور کرنا ہے۔

مصنف کا پیغام: اے مسلمانو! ان جاہلوں کے بیان ہرگز نہ سنو۔ یہ تمہارے کانوں میں وہ زہر گھولیں گے جو تمہاری نسلوں کا ایمان برباد کر دے گا۔ مستند علم صرف وہی ہے جو دارالافتاء اہلِ سنت اور مسلکِ اعلیٰ حضرت کے علماء فراہم کر رہے ہیں۔

(ہیڈر: جواہرِ مصطفویہ
صفحہ نمبر: 39)

وضو اور غسل کے اہم شرعی مسائل

نماز کے لیے طہارت شرط ہے۔ وضو میں چار فرائ
ہیں:

چہرہ دھونا۔

کہنیوں سمیت ہاتھ دھونا۔

چوتھائی سر کا مسح۔

ٹخنوں سمیت پاؤں دھونا۔

مسئلہ (بہارِ شریعت): اگر ناخنوں پر نیل پالش لگی یا کوئی ایسی چیز لگی ہو جس سے پانی کھال تک پہنچے، تو وضو نہیں ہوگا اور نماز بھی نہیں ہوگی کل کی خواتین اس معاملے میں بہت غفلت کرتی ہ انہیں چاہیے کہ نیل پالش وغیرہ ہٹا کر وضو کریں

(صفحہ نمبر: 40 - آداب بندگی)

(ہیڈر: جواہرِ مصطفویہ
------------------------------ صفحہ نمبر:
40)

مسلمان کے شب و روز اور تقویٰ

ایک مسلمان کی زندگی کا ہر لمحہ مصطفیٰ ﷺ کی سنت کے مطابق ہونا چاہیے۔ جھوٹ، غیبت، چغلی اور حسد سے بچنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ بدمذہبوں کی صحبت سے بچنا تقویٰ کی پہلی سیڑھی ہے۔

خاتمہ باب: جس کے دل میں حضور ﷺ کی عظمت اور صحابہ و اہل بیت کی محبت ہے، وہی حقیقی معنوں میں کامیاب ہے۔ اللہ پاک ہمیں مسلکِ حقہ پر استقامت عطا فرمائے۔

لولاک لما خلقت الافلاک: کائنات آپ کے لیے بنی

تحریر: محمد فرید مصطفائی

اہلِ سنت و جماعت کا یہ بنیادی اور پختہ عقیدہ ہے کہ یہ بزم کائنات، یہ چاند سورج، یہ ستارے اور یہ زمین و آسمان اللہ پاک نے کسی اور کے لیے نہیں بلکہ صرف اور صرف اپنے پیارے حبیب ﷺ کی خاطر پیدا فرمائے ہیں۔ اگر حضور ﷺ کی تخلیق مقصود نہ ہوتی تو کائنات کا نام و نشان تک نہ ہوتا۔

حدیثِ قدسی:
اللہ عزوجل نے اپنے حبیب ﷺ سے ارشاد فرمایا:
"لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ"
ترجمہ: (اے حبیب!) اگر تم نہ ہوتے تو میں آسمانوں (کائنات) کو پیدا نہ کرتا۔

علمی تشریح (بحوالہ دارالافتاء اہلِ سنت):
اس حدیثِ مبارکہ سے ثابت ہوا کہ حضور ﷺ کائنات کی "علتِ غائی" (اصلی وجہ) ہیں۔ بدمذہب جاہل اس عقیدے پر اعتراض کرتے ہیں کہ یہ حدیث موضوع ہے، لیکن یاد رکھیے! امام حاکم نے مستدرک میں اور امام ابنِ عساکر نے اس مفہوم کی احادیث نقل کی ہیں۔ امام قسطلانی اور امام زرقانی جیسے جلیل القدر محدثین نے اس کی تصدیق کی ہے۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا، وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی، جان ہے تو جہان ہے

(ہیڈر: جواہرِ مصطفویہ ———————— صفحہ نمبر: 42)

حضرت آدم علیہ السلام کا وسیلہ پیش کرنا

تحریر: محمد فرید مصطفائی

حضور ﷺ کی عظمت کا یہ عالم ہے کہ آپ ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے بھی انبیاء کرام آپ ﷺ کے وسیلے سے دعائیں مانگا کرتے تھے۔

حدیثِ مبارکہ:
امام حاکم مستدرک میں روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت آدم علیہ السلام سے لغزش ہوئی اور انہوں نے اللہ کی بارگاہ میں توبہ کی، تو عرض کی: "اے اللہ! میں تجھ سے محمد (ﷺ) کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے معاف فرما دے"۔ اللہ نے فرمایا: "اے آدم! تم نے محمد (ﷺ) کو کیسے پہچانا؟" عرض کی: "جب تو نے مجھے پیدا کیا تو میں نے عرش کے پایوں پر لکھا دیکھا: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ۔ میں سمجھ گیا کہ جس کا نام تو نے اپنے نام کے ساتھ لکھا ہے، وہ تجھے کائنات میں سب سے پیارا ہے"۔

ردِ بدمذہبیت:
وہ بدمذہب جو وسیلے کو شرک کہتے ہیں، وہ درحقیقت حضرت آدم علیہ السلام کی سنت کے منکر ہیں۔ جب باپ (آدم علیہ السلام) کا وسیلہ حضور ﷺ ہیں، تو اولاد کو وسیلہ ماننے میں کیا اعتراض ہو سکتا ہے؟ حضور ﷺ کی عظمت ازل سے ابد تک قائم ہے

(صفحہ نمبر: 43 - عظمت مصطفیٰ ﷺ: مقام شفاعت)

(ہیڈر: جواہر مصطفویہ —————— صفحہ نمبر 43)

شفیعِ محشر: گنہگاروں کی پناہ گاہ

بروزِ قیامت جب تمام انبیاء "نفسی نفسی" فرما رہے ہوں گے، اس وقت صرف میرے آقا ﷺ کی زبانِ مبارک پر "امتی امتی" کی صدا ہوگی۔

حدیثِ مبارکہ:
حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: "أَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَّ أَوَّلُ مُشَفَّعٍ"
ترجمہ: "میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں اور میری شفاعت سب سے پہلے قبول کی جائے گی"۔ (جامع ترمذی)

تشریح (از قلم: محمد فرید مصطفائی):
اللہ پاک نے اپنے حبیب کو شفاعتِ کبرا کا مقام عطا فرمایا ہے۔ جب سورج سوا نیزے پر ہوگا اور لوگ پسینے میں ڈوبے ہوں گے، اس وقت اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کو "مقامِ محمود" پر جلوہ افروز فرمائے گا۔ بدمذہب جاہل کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کو اپنی خبر نہیں (معاذ اللہ)۔ یاد رکھیے! حضور ﷺ کو نہ صرف اپنی بلکہ قیامت تک کے ہر امتی کی خبر ہے، اسی لیے تو آپ ﷺ فرماتے ہیں: "میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لیے ہے"۔

(صفحہ نمبر: 44 - عظمتِ مصطفیٰ ﷺ: بے مثال جسم)

(پیذر: جواہرِ مصطفویہ ________ صفحہ نمبر: 44)

سایہ نہ ہونا: نورانیتِ جسمِ اقدس کا ثبوت

تحریر: محمد فرید مصطفائی

حضور ﷺ کی بشریت عام انسانوں جیسی نہیں ہے۔ آپ ﷺ کے جسمِ اطہر کی ایک عظیم خصوصیت یہ تھی کہ آپ ﷺ کا سایہ زمین پر نہ پڑتا تھا۔

علمی ثبوت:
حکیم ترمذی "نوادر الاصول" میں اور امام قاضی عیاض "الشفاء" میں نقل کرتے ہیں کہ حضور ﷺ کا سایہ نہ دھوپ میں نظر آتا تھا اور نہ چاندنی میں۔
وجہ: اس کی علمی وجہ یہ ہے کہ حضور ﷺ "نورِ مجسم" ہیں۔ نور کا سایہ نہیں ہوتا۔ اللہ پاک نے اپنے محبوب ﷺ کو اتنا لطیف اور نورانی پیدا فرمایا کہ زمین پر آپ کا سایہ نہیں بنتا تھا تاکہ کسی کا پاؤں آپ کے سائے پر نہ پڑے۔

بدمذہب جاہل جو حضور ﷺ کو "اپنے جیسا بشر" کہتے ہیں، وہ بتائیں کہ کیا ان کا سایہ بھی نہیں پڑتا؟ کیا ان کے جسم سے بھی خوشبو آتی ہے؟ ہرگز نہیں! اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

جس کا تلوہ چمکتا ہے وہ نور ہے
سر سے پا تک وہ نورانی پیکر ہے

(صفحہ نمبر: 45 - عظمتِ مصطفیٰ ﷺ: خوشبوئے نبوی)

(ہیڈر: جواہرِ مصطفویہ ———————— صفحہ نمبر: 45)

پسینۂ مبارک: کائنات کی خوشبوؤں کی اصل

حضور ﷺ کے جسمِ اطہر سے قدرتی طور پر ایسی خوشبو مہکتی تھی کہ مدینہ منورہ کی گلیاں معطر ہو جاتی تھیں۔

حدیثِ مبارکہ:
حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "میں نے کسی کستوری یا عنبر میں ایسی خوشبو نہیں پائی جو رسول اللہ ﷺ کے پسینۂ مبارک میں تھی"۔ (صحیح مسلم)۔ حضرت امِ سلیم رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کا پسینہ مبارک شیشیوں میں جمع کیا کرتی تھیں اور اسے عطر کے طور پر استعمال کرتی تھیں۔

تشریح محمد فرید مصطفائی):
عام انسان کا پسینہ بدبو دار ہوتا ہے، لیکن میرے آقا ﷺ کا پسینہ عطرِ کائنات ہے۔ بدمذہبوں کو چاہیے کہ وہ اپنی بشریت کا حضور ﷺ کی بشریت سے موازنہ کرنا چھوڑ دیں۔ آپ ﷺ وہ بشر ہیں جن کے لعاب دہن سے کھاری کنویں میٹھے ہو جاتے تھے اور جن کے لمس سے مرجھائے ہوئے درخت ہرے ہو جاتے تھے۔

قاب قوسین: مقامِ قربِ الٰہی

معراج کا سفر حضور ﷺ کی عظمت کی وہ معراج ہے جہاں کسی فرشتے یا نبی کے پر نہیں جلتے، وہاں مصطفیٰ ﷺ تشریف لے گئے۔

قرآنی دلیل:
فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ
ترجمہ: "پھر وہ (محبوب اللہ سے) دو ہاتھ کے فاصلے پر رہ گیا، بلکہ اس سے بھی کم"۔ (سورہ نجم)

علمی نکتہ:
اللہ پاک نے اپنے محبوب کو عرشِ بریں پر بلایا، جنت و دوزخ کی سیر کرائی، اور اپنا دیدارِ الٰہی عطا فرمایا۔ بدمذہب کہتے ہیں کہ یہ خواب تھا (معاذ اللہ)۔ یاد رکھیے دارالافتاء اہلِ سنت کے مطابق حضور ﷺ کو معراج "جسمانی" ہوئی تھی۔ جو جسمانی معراج کا منکر ہے وہ گمراہ ہے۔ اللہ نے اپنے حبیب کو وہ مقام عطا کیا جہاں زمان و مکان کی قید ختم ہو گئی۔

(ہیڈر: جواہرِ مصطفویہ
صفحہ نمبر: 47)

سورج کو پلٹانا: وقت پر حکمرانی

تحریر: محمد فرید مصطفائی

حضور ﷺ صرف زمین کے ہی نہیں، بلکہ کائنات کے نظام پر بھی تصرف رکھتے ہیں۔ غزوۂ خیبر کے موقع پر جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نمازِ عصر قضا ہونے لگی، تو حضور ﷺ نے ڈوبتے ہوئے سورج کو حکم دیا کہ واپس پلٹ آئے۔

حدیثِ مبارکہ (حدیثِ ردِ شمس):
امام طحاوی اور امام قاضی عیاض نقل کرتے ہیں کہ حضور ﷺ کے حکم سے ڈوبا ہوا سورج واپس پلٹ آیا، حضرت علی نے نماز پڑھی اور پھر سورج دوبارہ ڈوب گیا۔
نکتہ: وقت کا پہیہ اللہ کے حکم سے چلتا ہے، لیکن اللہ نے وہ چابی اپنے محبوب ﷺ کو عطا کر دی ہے۔ جو سورج کو پلٹا دے، وہ کتنا عظیم اختیار والا ہوگا!

(ہیڈر: جواہرِ مصطفویہ _______________ صفحہ نمبر: 48)

درختوں اور پتھروں کا سلام کرنا

حضور ﷺ کی عظمت کو صرف انسان ہی نہیں بلکہ پتھر اور درخت بھی پہچانتے تھے۔

حدیثِ مبارکہ:
حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: "میں مکہ کے اس پتھر کو پہچانتا ہوں جو میری بعثت سے پہلے مجھے سلام کیا کرتا تھا"۔ (صحیح مسلم)۔ اسی طرح جب حضور ﷺ نے ایک درخت کو بلایا تو وہ زمین چیرتا ہوا آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا اور گواہی دی کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔

تشریح:
افسوس ان بدمذہب جاہلوں پر جو حضور ﷺ کو اپنے جیسا "بشر" کہتے ہیں۔ پتھر حضور ﷺ کو پہچان کر سلام کریں اور یہ کلمہ پڑھ کر بھی آپ کی شان میں کمی نکالیں؟ یہ ان کے دلوں کی اندھیریت ہے۔

(صفحہ نمبر: 49 - عظمتِ مصطفیٰ ﷺ:
معجزۂ شقِ قمر)

(ہیڈر: جواہرِ مصطفویہ
——————— صفحہ نمبر: 49)

چاند کے دو ٹکڑے ہونا

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں اس عظیم معجزے کا ذکر فرمایا:
اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانشَقَّ الْقَمَرُ
ترجمہ: "قیامت قریب آ گئی اور چاند پھٹ گیا"۔ (سورہ قمر)

علمی نکتہ:
مشرکینِ مکہ نے معجزہ طلب کیا تو حضور ﷺ نے اپنی انگلی مبارک سے اشارہ کیا اور آسمان پر چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ چاند اور ستارے بھی مصطفیٰ ﷺ کے اشارۂ ابرو کے تابع ہیں۔ جو انگلی کے اشارے سے چاند توڑ دے، اس کی عظمت کا اندازہ کون کر سکتا ہے!

(صفحہ نمبر: 50 - عظمتِ مصطفیٰ ﷺ: خلاصہ ایمان)

(ہیڈر: جواہر مصطفویہ ______________ صفحہ نمبر: 50)

محبت رسول ﷺ: اصل ایمان

تحریر: محمد فرید مصطفائی

کتاب کے ان 50 صفحات کا خلاصہ یہ ہے کہ جس کے دل میں حضور ﷺ کی عظمت نہیں، اس کا کوئی عمل اللہ کی بارگاہ میں قبول نہیں۔ بدمذہب جاہل چاہے جتنی عبادتیں کر لیں، اگر وہ حضور ﷺ کی شان میں گستاخی کریں گے تو ان کے اعمال اکارت ہو جائیں گے۔

حضور ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اس کے والدین، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ پیارا نہ ہو جاؤں"۔ (صحیح بخاری)۔

دعا: اللہ پاک ہمیں حضور ﷺ کی سچی محبت اور عظمت کو سینے سے لگانے کی توفیق عطا فرمائے۔

رؤیتِ نبوی ﷺ: سامنے اور پیچھے ایک جیسا دیکھنا

تحریر: محمد فرید مصطفائی

اللہ رب العزت نے اپنے محبوب ﷺ کو ایسی بصارت (دیکھنے کی قوت) عطا فرمائی ہے جو بشری حدود سے بہت بلند ہے۔ عام انسان صرف سامنے دیکھ سکتا ہے، لیکن مصطفیٰ ﷺ سامنے اور پیچھے بیک وقت ایک جیسا مشاہدہ فرماتے ہیں۔

حدیثِ مبارکہ:
حضورِ اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: "أَتِمُّوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ، فَوَاللهِ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ خَلْفِ ظَهْرِي"
ترجمہ: "رکوع اور سجدہ مکمل کیا کرو، بخدا! میں تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھ رہا ہوتا ہوں"۔ (صحیح بخاری و مسلم)

علمی تشریح (بحوالہ دارالافتاء اہلِ سنت):
اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضور ﷺ کی پیٹھ مبارک میں بھی اللہ نے بصارت کی قوت رکھی ہے یا آپ ﷺ کے قلبِ مبارک کو وہ نور عطا کیا ہے جس سے آپ پوری دنیا کا مشاہدہ فرماتے ہیں۔ بدمذہب جاہل جو حضور ﷺ کو اپنی طرح "دیوار کے پیچھے کا علم نہ رکھنے والا" کہتے ہیں (معاذ اللہ)، وہ درحقیقت ان صحیح احادیث کے منکر ہیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

پردۂ غیب میں وہ جلوہ نما ہے ہر سو
کون دیکھتا ہے اسے، وہ تو ہمیں دیکھتا ہے

(صفحہ نمبر: 52 - عظمت مصطفیٰ ﷺ: سماعت نبوی)

(ماخذ: جواہر مصطفویہ ———————— صفحہ نمبر: 52)

قوتِ سماعت: عرش کی آوازیں سننا

حضور ﷺ کی سماعت (سننے کی قوت) کا یہ عالم ہے کہ آپ زمین پر رہ کر آسمانوں اور عرش کی آوازیں سنتے ہیں۔

حدیثِ مبارکہ:
حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: "إِنِّي أَرَى مَا لَا تَرَوْنَ، وَأَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُونَ، أَطَّتِ السَّمَاءُ"
ترجمہ: "بیشک میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے، اور وہ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے۔ آسمان چرچرانے لگا (فرشتوں کے بوجھ سے)"۔ (جامع ترمذی)

تشریح (از قلم: محمد فرید مصطفائی):
یہ قوت صرف اللہ کے پیارے نبی کی ہے کہ وہ کروڑوں میل دور آسمان کے چرچرانے کی آواز سن لیں۔ بدمذہب جاہل کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کو دور کی آواز نہیں آتی (معاذ اللہ)۔ یاد رکھیے! جب حضور ﷺ آسمان کی آواز سن سکتے ہیں، تو اپنے امتی کا درود و سلام کیوں نہیں سن سکتے؟ اسی لیے دارالافتاء اہل سنت کے مطابق حضور ﷺ کو دور سے "یا رسول اللہ" کہہ کر پکارنا جائز ہے، کیونکہ آپ ﷺ اللہ کی عطا سے دور اور نزدیک کی پکار سنتے ہیں۔

انگلیوں سے چشمے جاری ہونا

اللہ پاک نے اپنے حبیب کی انگلیوں کو وہ برکت عطا فرمائی کہ خشک ریگستان میں بھی پانی کے چشمے جاری ہو گئے۔

حدیثِ مبارکہ:
حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں وضو کے لیے پانی ختم ہو گیا، حضور ﷺ نے اپنا دستِ مبارک پانی کے برتن میں رکھا تو آپ ﷺ کی انگلیوں کے درمیان سے چشموں کی طرح پانی ابلنے لگا، یہاں تک کہ تین سو آدمیوں نے وضو کر لیا۔ (صحیح بخاری)۔

علمی نکتہ:
محدثین فرماتے ہیں کہ پتھر سے پانی نکلنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ تھا، لیکن گوشت اور پوست کی انگلیوں سے پانی نکلنا اس سے کہیں بڑا معجزہ ہے جو صرف مصطفیٰ ﷺ کو ملا۔ جو انگلیاں پانی پیدا کر دیں، وہ کائنات کے خزانوں کی مالک کیوں نہیں ہو سکتیں؟ بدمذہبوں کا حضور ﷺ کو "بے اختیار" کہنا ان کی عقل کا قصور ہے۔

(صفحہ نمبر: 54 - عظمت مصطفیٰ ﷺ: جانوروں پر حکمرانی)

(ماخذ: جواہر مصطفویہ ____________ صفحہ نمبر: 54)

اونٹ کا سجدہ کرنا اور شکایت کرنا

تحریر: محمد فرید مصطفائی
حضور ﷺ کی عظمت کو صرف انسان ہی نہیں بلکہ بے زبان جانور بھی پہچانتے تھے۔

حدیثِ مبارکہ:
امام احمد بن حنبل روایت کرتے ہیں کہ ایک باغ میں ایک اونٹ حضور ﷺ کو دیکھ کر دوڑا آیا اور آپ ﷺ کے قدموں میں سجدہ ریز ہو گیا۔ پھر اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور اس نے حضور ﷺ سے اپنے مالک کی شکایت کی کہ وہ مجھ سے کام زیادہ لیتا ہے اور چارہ کم دیتا ہے۔

تشریح:
سبحان اللہ! جانور حضور ﷺ کو سجدہ کر رہے ہیں اور اپنی زبان میں فریاد کر رہے ہیں۔ بدمذہب جاہل کہتے ہیں کہ حضور ﷺ صرف انسانوں کے لیے بشر ہیں، جبکہ جانور بھی آپ کو کائنات کا "داد رس و فریاد رس" مانتے ہیں۔ جو جانوروں کی زبان سمجھے اور ان کا فریاد رس ہے، اس کی شانِ عظمت کا کیا ٹھکانہ!

ستونِ حنانہ کا رونا: لکڑی میں تڑپ عشق

حضور ﷺ کی جدائی میں صرف انسان ہی نہیں بلکہ بے جان لکڑیاں بھی روتی تھیں۔

حدیثِ مبارکہ:
مسجدِ نبوی میں کھجور کا ایک ستون تھا جس سے ٹیک لگا کر حضور ﷺ خطبہ دیتے تھے۔ جب منبر بن گیا اور حضور ﷺ منبر پر تشریف لے گئے، تو اس ستون سے چھوٹے بچے کے رونے کی طرح سسکیاں لینے کی آواز آنے لگی۔ حضور ﷺ منبر سے اترے اور اسے گلے لگایا تب جا کر وہ خاموش ہوا۔ (صحیح بخاری)۔

نکتہ محمد فرید مصطفائی):
بے جان لکڑی حضور ﷺ کی جدائی برداشت نہ کر سکی اور رو پڑی۔ افسوس ان بدمذہبوں پر جو جیتے جاگتے انسان ہو کر بھی حضور ﷺ کی محبت میں تڑپنے کے بجائے آپ کی شان میں عیب نکالتے ہیں۔ جس لکڑی کو حضور ﷺ چھو لیں وہ زندہ ہو جاتی ہے، تو وہ حضور ﷺ خود کتنے "حی و جاوید" ہوں گے!

جنت و دوزخ کا مشاہدہ: ہتھیلی کی طرح دیکھنا

حضور ﷺ نے ایک ہی مقام پر کھڑے ہو کر پوری کائنات اور جنت و دوزخ کا مشاہدہ فرمایا۔

حدیثِ مبارکہ:
حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: "رَأَيْتُ كُلَّ شَيْءٍ فِي مَقَامِي هَذَا حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ"
ترجمہ: "میں نے اپنی اس جگہ کھڑے ہو کر ہر چیز دیکھ لی، یہاں تک کہ جنت اور دوزخ کو بھی"۔ (صحیح بخاری)۔

علمی بحث:
دارالافتاء اہلِ سنت کے مطابق اللہ پاک نے پوری کائنات کو حضور ﷺ کے سامنے ایک ہتھیلی کی طرح کر دیا ہے۔ جس طرح ہم اپنی ہتھیلی کے خطوط کو دیکھتے ہیں، حضور ﷺ کائنات کے ذرے ذرے کو ملاحظہ فرماتے ہیں۔ بدمذہب جاہل کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں (معاذ اللہ)۔ جب حضور ﷺ جنت اور دوزخ دیکھ رہے ہیں جو کروڑوں میل دور ہیں، تو کیا وہ دنیا کی دیواروں کو نہیں دیکھ سکتے؟

(ہیڈر: جواہرِ مصطفویہ ------------------------------
صفحہ نمبر: 57)

مہرِ نبوت: جسمِ اقدس کی نورانی نشانی

حضور ﷺ کے دونوں کندھوں کے درمیان ایک ابھرا ہوا گوشت کا ٹکڑا تھا جسے "مہرِ نبوت" (Seal of Prophethood) کہا جاتا ہے۔

حدیثِ مبارکہ:
حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "میں نے حضور ﷺ کی پیٹھ مبارک پر مہرِ نبوت دیکھی جو کبوتر کے انڈے کی طرح تھی"۔ (صحیح بخاری)۔

تشریح (از قلم: محمد فرید مصطفائی):
یہ مہرِ نبوت حضور ﷺ کے آخری نبی ہونے کی مہر تھی اور اس سے خوشبو مہکتی تھی۔ جو بھی اس مہر کو دیکھتا یا چھوتا، اس کے تمام غم دور ہو جاتے۔ یہ مہر اس بات کی گواہ تھی کہ آپ ﷺ ہی وہ "موعود" نبی ہیں جن کا ذکر تورات و انجیل میں موجود ہے۔ بدمذہب جاہل اس مہر کی حقیقت کو نہیں سمجھتے، یہ صرف ایک نشانی نہیں بلکہ رب کی طرف سے اپنے حبیب کے "سلطانِ کائنات" ہونے کا تمغہ تھا۔

(ہیڈر: جواہرِ مصطفویہ ———— صفحہ نمبر: 58)

جوامع الکلم: سمندر کو کوزے میں بند کرنا

اللہ پاک نے اپنے حبیب کو وہ فصاحت و بلاغت عطا فرمائی کہ آپ ﷺ مختصر الفاظ میں پوری کائنات کی حکمتیں بیان فرما دیتے تھے۔

حدیثِ مبارکہ:
حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: "أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ"
ترجمہ: "مجھے جوامع الکلم (مختصر الفاظ میں بڑے معنی) عطا کیے گئے ہیں"۔ (صحیح بخاری)۔

تشریح:
حضور ﷺ کی گفتگو اتنی واضح اور شیریں ہوتی تھی کہ سننے والا ایک ایک لفظ یاد کر لیتا۔ آپ ﷺ جب مسکراتے تو دانتوں کے درمیان سے نور کی لکیر نکلتی تھی۔ آپ ﷺ کی زبان مبارک سے نکلنے والا ہر لفظ "وحی" ہوتا ہے۔ جو بدمذہب حضور ﷺ کی گفتگو کو اپنی گفتگو کی طرح سمجھے، وہ کج فہم ہے۔ آپ ﷺ کی زبان اللہ کی مرضی کی ترجمان ہے۔

(ہیڈر: جواہرِ مصطفویہ ———————— صفحہ نمبر: 59)

سلطانِ کائنات ہو کر فقر پسند کرنا

حضور ﷺ کے پاس کائنات کے خزانوں کی کنجیاں تھیں، لیکن آپ ﷺ نے اپنی امت کی تعلیم کے لیے سادگی کو پسند فرمایا۔

حدیثِ مبارکہ:
حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کی: "یا رسول اللہ ﷺ اللہ فرماتا ہے کہ اگر آپ چاہیں تو میں مکہ کے پہاڑوں کو آپ کے لیے سونا بنا دوں"۔ حضور ﷺ نے فرمایا: "نہیں! میں چاہتا ہوں کہ ایک دن کھاؤں تو اللہ کا شکر ادا کروں اور ایک دن بھوکا رہوں تو صبر کروں"۔

نکتہ محمد فرید مصطفائی):
بدمذہب جاہل اس فقر کو "بے اختیاری" پر محمول کرتے ہیں۔ یاد رکھیے! حضور ﷺ کا فقر "فقرِ اضطراری" (مجبوری کا فقر) نہیں تھا بلکہ "فقرِ اختیاری" تھا۔ یعنی سب کچھ ہوتے ہوئے بھی نہ لینا تاکہ قیامت تک غریب امتیوں کو تسلی رہے۔ جو سونے کے پہاڑ ٹھکرا دے، اس کی عظمت کی بلندی کا کیا عالم ہوگا!

(صفحہ نمبر: 60 - عظمتِ مصطفیٰ ﷺ: خلاصہ ایمان)

(ہیڈر: جواہرِ مصطفویہ ---------------------------- صفحہ نمبر: 60)

عشقِ رسول ﷺ: اصلِ زندگی

تحریر: محمد فرید مصطفائی
کتاب کے ان 60 صفحات کا نچوڑ یہ ہے کہ حضور ﷺ کی عظمت کا اقرار ہی ایمان کی جڑ ہے۔ جس کے دل میں حضور ﷺ کی تعظیم نہیں، اس کا کوئی عمل، کوئی سجدہ، کوئی داڑھی اور کوئی پگڑی اللہ کی بارگاہ میں مقبول نہیں۔

حکمِ شرعی (دارالافتاء اہلِ سنت):
جو شخص حضور ﷺ کی شان میں ادنیٰ سی توہین کرے، وہ مرتد اور واجب القتل ہے۔ بدمذہب جاہل حضور ﷺ کی عظمت میں "لیکن، مگر" نکال کر درحقیقت اپنا ایمان برباد کرتے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی جان، مال اور عزت مصطفیٰ ﷺ کی عظمت پر قربان کر دیں، کیونکہ انہی کی نسبت سے ہم "خیرِ امت" ہیں۔

(صفحہ نمبر 61 - مقامِ شفاعتِ کبریٰ)

(ایکو: جواہرِ مصطفویہ ———————— صفحہ نمبر (61)

انا لہا میں ہی شفاعت کے لیے ہوں

تحریر محمد فرید مصطفائی

بروزِ قیامت جب سورج سوا نیزے پر ہوگا اور تپش کا یہ عالم ہوگا کہ لوگ اپنے اپنے پسینے میں ڈوبے ہوں گے، اس وقت تمام مخلوق پریشان ہو کر باری باری حضرت آدم، حضرت نوح، حضرت ابراہیم حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوگی کہ اللہ کے حضور ہماری شفاعت فرمائیں تاکہ حساب کتاب شروع ہو۔ تمام انبیاء اپنی تواضع کی وجہ سے معذرت فرمائیں گے، یہاں تک کہ لوگ میرے آقا و مولیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے۔

حدیثِ مبارکہ:
حضور ﷺ ارشاد فرمائیں گے: "أَنَا لَهَا، أَنَا لَهَا" یعنی "میں ہی اس (شفاعت) کے لیے ہوں، میں ہی اس کے لیے ہوں"۔ (صحیح بخاری و مسلم)

علمی تشریح (بحوالہ دارالافتاء اہلِ سنت):
اس دن اللہ پاک اپنے محبوب کو "مقامِ محمود" پر فائز فرمائے گا جہاں پوری کائنات آپ کی حمد و ثنا کرے گی۔ بدمذہب جاہل جو حضور ﷺ کی شفاعت کا انکار کرتے ہیں یا اسے "اجازت" کے بغیر ناممکن کہتے ہیں، وہ بھول جاتے ہیں کہ اللہ نے اپنے محبوب کو شفیعِ محشر بنا کر ہی بھیجا ہے۔ آپ ﷺ کی شفاعت صرف نیکوں کے لیے نہیں بلکہ گنہگاروں کے لیے بھی ہے۔

(صفحہ نمبر: 62 - شفاعت گنہگاران)

(ہیڈر: جواہر مصطفویہ ـــــــــــــــــــ صفحہ نمبر: 62)

گنہگاروں کے لیے خوشخبری

تحریر ، محمد فرید مصطفائی

بعض بدمذہب فرقے (مثلاً معتزلہ اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے والے موجودہ جاہل) یہ کہتے ہیں کہ کبیرہ گناہ کرنے والا ہمیشہ جہنم میں رہے گا اور اس کی شفاعت نہیں ہوگی۔

رد بدمذہبیت:

حضورِ اقدس ﷺ نے ان جاہلوں کا رد کرتے ہوئے پہلے ہی ارشاد فرما دیا:

"شَفَاعَتِی لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِی"

ترجمہ: "میری شفاعت میری امت کے ان لوگوں کے لیے ہے جنہوں نے کبیرہ گناہ کیے ہوں گے"۔ (جامع ترمذی، ابو داؤد)

نکتہ:

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کی شفاعت اللہ کے غضب پر اللہ کی رحمت کا سایہ ہے۔ جو شفاعت کا منکر ہے، وہ درحقیقت حضور ﷺ کی اس عظمت کا منکر ہے جو اللہ نے آپ کو "رحمۃ للعالمین" بنا کر عطا فرمائی۔

(صفحہ نمبر: 63 - حوضِ کوثر کی برکات)

(ہیڈر: جواہرِ مصطفویہ ---------------------- صفحہ نمبر: 63)

ساقیِ کوثر: پیاسوں کی پناہ گاہ

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو قیامت کے دن "حوضِ کوثر" عطا فرمایا ہے، جہاں آپ ﷺ اپنے غلاموں کو اپنے مبارک ہاتھوں سے پانی پلائیں گے۔

قرآنی دلیل:
إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ
ترجمہ: "بیشک ہم نے تمہیں کوثر (خیرِ کثیر) عطا فرمائی"۔ (سورہ کوثر)

علمی نکتہ:
حدیث مبارکہ میں ہے کہ حوضِ کوثر کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے، اس کے پیالے ستاروں سے زیادہ ہیں۔ جو ایک بار پی لے گا اسے پھر کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ بدمذہب جاہل جو حضور ﷺ کے دشمن ہیں، انہیں فرشتے حوضِ کوثر سے دور ہٹا دیں گے۔ سچا سنی وہی ہے جو آج حضور ﷺ کی سنتوں پر عمل کرے تاکہ کل ساقیِ کوثر کے ہاتھوں سے جام پی

لعابِ دہن سے بیماریوں کا علاج

حضور ﷺ کے جسمِ اطہر کا لعاب (تھوک مبارک) بھی شفا کا خزینہ ہے۔

حدیثِ مبارکہ:
غزوۂ خیبر کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھیں دکھ رہی تھیں، حضور ﷺ نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعابِ مبارک لگایا تو وہ اسی وقت ایسی ٹھیک ہو گئیں جیسے کبھی درد تھا ہی نہیں۔ (صحیح بخاری)۔ اسی طرح حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی آنکھ سجدے میں باہر نکل آئی تھی، حضور ﷺ نے اپنے دستِ مبارک سے اسے واپس رکھا تو وہ دوسری آنکھ سے بھی زیادہ روشن ہو گئی۔

تشریح (محمد فرید مصطفائی):
بدمذہب جاہل جو حضور ﷺ کو "اپنے جیسا بشر" کہتے ہیں، کیا ان کا لعاب بھی شفا دیتا ہے؟ کیا ان کا تھوک بھی بیماری دور کرتا ہے؟ ہرگز نہیں! حضور ﷺ وہ طبیبِ اعظم ہیں جن کی خاکِ قدم بھی شفا ہے اور جن کا لعابِ دہن بھی معجزہ ہے۔

(ہیڈر: جواہرِ مصطفویہ ------------------ صفحہ نمبر: 65)

تھوڑے کھانے میں ہزاروں کا پیٹ بھرنا

تحریر: محمد فرید مصطفائی

غزوۂ خندق کے موقع پر جب تمام صحابہ بھوک سے نڈھال تھے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ایک بکری کا بچہ ذبح کیا اور تھوڑا سا آٹا گوندھا۔ انہوں نے حضور ﷺ سے عرض کی کہ چند ساتھیوں کے ساتھ تشریف لائیں۔

معجزہ:

حضور ﷺ نے فرمایا: "اے خندق والو! چلو جابر نے تمہاری دعوت کی ہے"۔ حضور ﷺ نے اس ہانڈی اور آٹے میں اپنا لعابِ مبارک ڈالا، تو اس تھوڑے سے کھانے سے ایک ہزار صحابہ نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا اور ہانڈی پھر بھی بھری رہی۔ (صحیح بخاری)۔

نتیجہ:

جو انگلیاں پانی کے چشمے جاری کر دیں اور جس کا لعاب برکت کے خزانے کھول دے، اس کے اختیار اور عظمت کا انکار سوائے بد بخت کے کوئی نہیں کر سکتا۔

(صفحہ نمبر: 66 - حسنِ مصطفیٰ ﷺ کا بیان)

(ہیڈر: جواہرِ مصطفویہ ———— صفحہ نمبر: 66)

بے مثال حسن: جس کی مثال کائنات میں نہیں

حضور ﷺ کا حسن و جمال ایسا تھا کہ دیکھنے والا دنگ رہ جاتا۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو اللہ نے حسن دیا، لیکن میرے آقا ﷺ کو اللہ نے "اکملِ حسن" عطا فرمایا۔

حدیثِ مبارکہ:
حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "رسول اللہ ﷺ عظمت و بزرگی والے تھے، آپ ﷺ کا چہرہ انور چودہویں رات کے چاند کی طرح چمکتا تھا"۔ (شمائلِ ترمذی)۔

علمی نکتہ:
اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:
حسنِ یوسف پہ کٹیں مصر میں انگشتِ زناں
سر کٹاتے ہیں تیرے نام پہ مردانِ عرب
حضور ﷺ کا حسن رعب اور جلال کے ساتھ تھا، اسی لیے کسی کو آنکھ بھر کر دیکھنے کی ہمت نہ ہوتی تھی۔ جو حسنِ مصطفیٰ ﷺ کا منکر ہے، وہ نورِ الٰہی سے محروم ہے۔

(ہیڈر: جواہرِ مصطفویہ ---------------------------------
صفحہ نمبر: 67)

گیسوئے مبارک اور چشمِ کرم

تحریر: محمد فرید مصطفائی

حضور ﷺ کے بال مبارک کبھی کانوں کے درمیان تک ہوتے اور کبھی کندھوں تک۔ وہ نہایت سیاہ اور لہراتے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ کی آنکھیں مبارک قدرتی طور پر سرخی مائل ڈوروں سے مزین تھیں (جو کہ حسن کی انتہا ہے)۔

تشریح:
صحابہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کی آنکھوں میں ایسا جادو تھا کہ جب آپ ﷺ کسی کی طرف دیکھتے تو وہ آپ کا دیوانہ ہو جاتا۔ آپ ﷺ کی پلکیں دراز اور گھنی تھیں۔ بدمذہب جاہل اس حسن کا تصور بھی نہیں کر سکتے، کیونکہ ان کے دلوں پر گستاخی کے تالے پڑے ہوئے ہیں۔ آپ ﷺ سر سے پاؤں تک سراپا معجزہ اور حسن و جمال کا مرقع تھے۔

(ہیڈر: جواہر مصطفویہ ________ صفحہ
نمبر: 68)

امت پر حضور ﷺ کے چار بنیادی حقوق

تحریر: محمد فرید مصطفائی

ایک امتی پر حضور ﷺ کے چار بڑے حقوق ہیں جن کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا:

ایمان: آپ ﷺ کو اللہ کا سچا رسول اور آخری نبی ماننا۔

محبت: آپ ﷺ سے کائنات کی ہر شے سے زیادہ محبت کرنا۔

تعظیم: آپ ﷺ کا تذکرہ نہایت ادب سے کرنا اور آپ کی شان میں کمی نہ آنے دینا۔

اطاعت: آپ ﷺ کی لائی ہوئی شریعت اور سنتوں پر عمل کرنا۔

حکم شرعی (دارالافتاء اہلِ سنت):
جو شخص ان حقوق میں سے ایک کا بھی منکر ہو، وہ سنی کہلانے کا مستحق نہیں۔ خصوصاً "تعظیم مصطفیٰ ﷺ" ایمان کی روح ہے۔ جس نے تعظیم چھوڑی، اس نے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنایا۔

(صفحہ نمبر: 69 - تعظیمِ مصطفیٰ ﷺ اور قرآن)

(ہیڈر: جواہرِ مصطفویہ ______________
صفحہ نمبر: 69)

ادبِ رسول ﷺ: اعمال کی قبولیت کی شرط

اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں صحابہ کو حکم دیا کہ نبی کی بارگاہ میں اپنی آوازیں پست رکھو۔ ارشاد ہوتا ہے:

لَا تَرْفَعُوٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ
ترجمہ: "اپنی آوازیں نبی کی آواز پر اونچی نہ کرو"۔ (سورہ حجرات)

علمی نکتہ:
اللہ فرماتا ہے کہ اگر تم نے نبی کے سامنے اونچی آواز میں بات کی تو تمہارے تمام نیک اعمال (نماز، روزہ، حج) برباد کر دیے جائیں گے اور تمہیں خبر بھی نہ ہوگی۔
غور کریں: اگر صرف آواز اونچی کرنے سے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں، تو جو بدمذہب زبان سے حضور ﷺ کی شان میں گستاخی کرتے ہیں، ان کے ایمان کا کیا حال ہوگا؟ ثابت ہوا کہ بے ادب کا نہ کوئی عمل ہے نہ ایمان۔

(صفحہ نمبر: 70 - خلاصۂ باب: عظمتِ مصطفیٰ ﷺ)

(ہیڈر: جواہرِ مصطفویہ ________
صفحہ نمبر: 70)

نسبِ نبوی ﷺ: کائنات کا پاکیزہ ترین سلسلہ

تحریر: محمد فرید مصطفائی

حضور ﷺ کا نسب مبارک حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آپ کے والد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ تک تمام کا تمام پاکیزہ ہے۔ آپ ﷺ کے آباؤ اجداد میں کوئی بھی (معاذ اللہ) کافر یا مشرک نہیں تھا، بلکہ سب "موحد" (اللہ کو ایک ماننے والے) تھے۔

عقیدہ (بحوالہ دارالافتاء اہلِ سنت):
اہلِ سنت کا عقیدہ ہے کہ حضور ﷺ کے والدین کریمین مومن ہیں اور جنتی ہیں۔ جو بدمذہب جاہل حضور ﷺ کے والدین کی شان میں بدگوئی کرتے ہیں، وہ درحقیقت حضور ﷺ کے قلبِ مبارک کو تکلیف دیتے ہیں، اور اللہ کے رسول کو تکلیف دینے والا ملعون ہے۔ آپ ﷺ کا خاندان تمام خاندانوں سے افضل اور برتر ہے۔

(بیڈن: جواہرِ مصطفویہ ———— صفحہ نمبر: (71)

اسراء و معراج: مکاں سے لامکاں تک کا سفر

تحریر محمد فرید مصطفائی

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو وہ عظمت عطا فرمائی کہ پوری کائنات کی سیر کرائی اور اپنے قربِ خاص سے نوازا، جس کی مثال نہ کسی نبی کو ملی اور نہ کسی فرشتے کو۔

قرآنی دلیل:
سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا...
ترجمہ: "پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک"۔ (پارہ 15، سورہ بنی اسرائیل)

علمی تشریح (بحوالہ دارالافتاء اہلِ سنت):
اس آیتِ کریمہ میں "عبدہ" (اپنے بندے) کا لفظ حضور ﷺ کی کمالِ بندگی اور عظمتِ شان کو ظاہر کرتا ہے۔ اللہ نے اپنے محبوب کو بیداری کی حالت میں، جسم اور روح کے ساتھ مکہ سے بیت المقدس اور پھر وہاں سے ساتوں آسمانوں کی سیر کرائی۔ بدمذہب جاہل جو معراج کو صرف "خواب" کہتے ہیں، وہ درحقیقت قرآن کی اس آیت کے منکر ہیں، کیونکہ خواب کے لیے "پاکی ہے اسے" (سبحان) کہنے کی ضرورت نہیں تھی۔

صفحہ نمبر: 72 - عظمتِ مصطفیٰ ﷺ: امامتِ انبیاء)

(ہیڈر: جواہرِ مصطفویہ ———————— صفحہ نمبر: 72)

مسجدِ اقصیٰ میں انبیاء کی امامت

جب حضور ﷺ مسجدِ اقصیٰ میں تشریف لے گئے، تو تمام انبیاء و مرسلین علیہم السلام آپ کے استقبال کے لیے وہاں موجود تھے۔

حدیث مبارکہ:
امام بیہقی روایت کرتے ہیں کہ جب نماز کا وقت ہوا تو حضرت جبریل علیہ السلام نے حضور ﷺ کا ہاتھ پکڑا اور مصلے پر کھڑا کر دیا۔ حضور ﷺ نے تمام انبیاء اور رسولوں کو نماز پڑھائی۔

نکتہ محمد فرید مصطفائی):
یہاں حضور ﷺ کی عظمت کا یہ پہلو نمایاں ہے کہ آپ ﷺ صرف انسانوں کے ہی نہیں بلکہ تمام نبیوں کے بھی امام (امام الانبیاء) ہیں۔ حضرت آدم سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہم السلام تک تمام جلیل القدر انبیاء حضور ﷺ کے مقتدی بنے۔ بدمذہب جاہل جو حضور ﷺ کو "بڑا بھائی" کہہ کر اپنی طرح کا بشر ثابت کرنے کی ناپاک کوشش کرتے ہیں، وہ بتائیں کہ کیا تمام انبیاء کسی عام بشر کے پیچھے نماز پڑھتے؟ ہرگز نہیں! یہ مصطفیٰ ﷺ کی سیادت و قیادت کی دلیل ہے۔

(صفحہ نمبر 74 - عظمتِ مصطفیٰ ﷺ: سدرۃ المنتہیٰ)

(ہیڈر: جواہر مصطفویہ ———————— صفحہ نمبر 74)

سدرۃ المنتہیٰ: جہاں جبریل کے پر جلتے ہیں

تحریر: محمد فرید مصطفائی

معراج کے سفر میں ایک مقام ایسا آیا جسے "سدرۃ المنتہیٰ" کہا جاتا ہے۔ یہ وہ مقام ہے جہاں کائنات کی حد ختم ہو جاتی ہے اور فرشتوں کی رسائی بھی یہیں تک ہے۔

قرآنی دلیل:
عِندَ سِدْرَةِ الْمُنتَهٰى(۱۴) عِندَهَا جَنَّةُ الْمَأْوٰىؕ(۱۵)
ترجمہ: "سدرۃ المنتہیٰ کے پاس، اس کے پاس جنت الماویٰ ہے"۔ (پارہ 27، سورہ نجم)

علمی تشریح (بحوالہ دارالافتاء اہلِ سنت):
سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچ کر حضرت جبریل علیہ السلام رک گئے اور عرض کی: "یا رسول اللہ ﷺ! اگر میں یہاں سے ایک چیونٹی کے پاؤں کے برابر بھی آگے بڑھا تو اللہ کے نور کی تجلیات سے میرے پر جل جائیں گے"۔ سبحان اللہ! وہ جبریل جو تمام فرشتوں کے سردار ہیں، ان کی پرواز کی حد وہاں ختم ہوتی ہے جہاں سے میرے آقا ﷺ کے سفر کی بلندی شروع ہوتی ہے۔
بدمذہب جاہل جو حضور ﷺ کو "بشر مثلکم" (ہم جیسا بشر) کہتے ہیں، وہ بتائیں کہ کیا کسی عام انسان کی رسائی وہاں ہو سکتی ہے جہاں جبریلِ امین کے پر جلتے ہوں؟

مکان سے لامکاں کا سفر: تنہا پرواز

تحریر: محمد فرید مصطفائی

جب جبریلِ امیں پیچھے رہ گئے، تو اب حضور ﷺ تنِ تنہا اس مقام کی طرف بڑھے جہاں نہ کوئی سمت ہے، نہ کوئی مکان، اور نہ کوئی حد۔ اس مقام کو "لامکاں" کہا جاتا ہے۔

نکتہ:
اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
خرد سے کہہ دو کہ سر جھکا لے، گماں سے گزرے، بیاں سے گزرے
جہاں فرشتے بھی پر جلاتے ہیں، مصطفیٰ وہاں سے گزرے

یہ سفر اس بات کی دلیل ہے کہ حضور ﷺ اللہ کے وہ مقرب بارگاہ ہیں کہ اللہ نے اپنے اور ان کے درمیان سے تمام پردے ہٹا دیے۔ بدمذہب جاہل جو حضور ﷺ کے لیے "فاصلہ" اور "حد" مقرر کرتے ہیں، وہ درحقیقت حضور ﷺ کی اس عظمت سے ناواقف ہیں جو اللہ نے انہیں "لامکاں" کا مہمان بنا کر عطا فرمائی۔

(صفحہ نمبر: 76 - عظمتِ مصطفیٰ ﷺ: دیدارِ الٰہی)

(ہیڈر: جواہرِ مصطفویہ ____________ صفحہ نمبر: 76)

سر کی آنکھوں سے رب کا دیدار

اہلِ سنت و جماعت کا یہ قطعی اور اجماعی عقیدہ ہے کہ شبِ معراج حضور ﷺ نے اپنے رب کا دیدار اپنی سر کی آنکھوں سے کیا۔

حدیث مبارکہ:
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا۔ (جامع ترمذی)۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے جب پوچھا گیا کہ کیا حضور ﷺ نے رب کو دیکھا؟ تو انہوں نے فرمایا: "ہاں! دیکھا، ہاں! دیکھا" یہاں تک کہ ان کی سانس پھول گئی۔

ردِ بدمذہبیت:
بعض بدمذہب (جیسے معتزلہ اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے والے موجودہ دور کے بدمذہب) کہتے ہیں کہ دنیا میں رب کا دیدار ممکن نہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کے لیے دنیا و آخرت کی قید نہیں، اللہ نے اپنے حبیب کو وہ بینائی عطا فرمائی کہ آپ ﷺ نے بغیر کسی حجاب کے رب کے جمال کا مشاہدہ فرمایا۔ جو دیدارِ الٰہی کا منکر ہے، وہ عظمتِ مصطفیٰ ﷺ کا منکر ہے۔

قاب قوسین: قربِ الٰہی کی انتہا

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو اپنی اتنا قریب فرمایا کہ کائنات میں کوئی دوسرا اس کا تصور بھی نہ کر سکتا۔

قرآنی دلیل:
ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی (٨) فَكَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی (٩)
ترجمہ: "پھر وہ پیارا نزدیک ہوا، پھر خوب اترا، تو اس محبوب اور اس اللہ میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم"۔ (سورہ نجم)

علمی نکتہ محمد فرید مصطفائی):
"قاب قوسین" سے مراد قربِ خاص ہے۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ مکان سے پاک ہے، لیکن یہ قرب درحقیقت حضور ﷺ کے مرتبہ اور شان کی بلندی کو ظاہر کرنے کے لیے ہے۔ اللہ نے اپنے حبیب کو وہ راز بتائے جو کسی کے علم میں نہیں۔ بدمذہب جاہل اس قرب کو صرف "روحانی" کہتے ہیں، جبکہ دارالافتاء اہلِ سنت کے مطابق یہ قرب جسمانی اور روحی دونوں اعتبار سے تھا۔

(ہیڈر: جواہرِ مصطفویہ ____________
صفحہ نمبر: 78)

نماز: معراج کا تحفہ

تحریر: محمد فرید مصطفائی
شبِ معراج اللہ پاک نے اپنی امت کے لیے حضور ﷺ کو نماز کا تحفہ عطا فرمایا۔ ابتدا میں پچاس نمازیں تھیں، لیکن حضور ﷺ کی شفقت اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مشورے سے اللہ نے انہیں پانچ کر دیا، اور فضل یہ فرمایا کہ "پڑھو پانچ، ثواب پچاس کا ملے گا"۔

نکتہ:
بدمذہب جاہل اس پر اعتراض کرتے ہیں، کہ حضور ﷺ کو پتا نہیں تھا کہ امت پانچ نہیں پڑھ سکے گی؟ (معاذ اللہ)۔ یاد رکھیے! حضور ﷺ کو سب پتا تھا، لیکن آپ ﷺ بار بار اللہ کی بارگاہ میں اس لیے گئے تاکہ امت کو پتا چل جائے کہ اللہ اپنے حبیب کی بات کبھی نہیں ٹالتا۔ یہ حضور ﷺ کے اللہ کی بارگاہ میں "ناز" اور "اختیار" کی دلیل ہے۔

(صفحہ نمبر: 79 - عظمتِ مصطفیٰ ﷺ: واپسی اور تصدیق)

(ہیڈر: جواہرِ مصطفویہ -- صفحہ نمبر: 79)

صدیقِ اکبر کی گواہی اور بدمذہبوں کی پریشانی

جب حضور ﷺ معراج سے واپس تشریف لائے اور اس واقعے کا ذکر فرمایا، تو مشرکینِ مکہ نے اسے جھٹلایا. وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس گئے ک "دیکھو! تمہارے صاحب کیا کہہ رہے ہیں".

جوابِ صدیقِ اکبر:
حضرت ابوبکر صدیق نے فرمایا: "اگر محمد ﷺ نے یہ فرمایا ہے، تو سچ فرمایا ہے، میں تو اس سے بھی بڑی خبروں (وحی) پر ان کی تصدیق کرتا ہوں". اسی دن سے آپ کا لقب "صدیق" پڑ گیا.

تشریح:
آج کے دور کے بدمذہب جو معراج کے جسمانی ہونے پر شک کرتے ہیں، وہ درحقیقت اسی ابوجہلی ذہنیت کے وارث ہیں. سچا سنی وہی ہے جو بلا چوں و چرا مصطفیٰ ﷺ کے ہر معجزے پر ایمان

(صفحہ نمبر: 80 - خلاصۂ سفرِ معراج)

(ہیڈر: جواہرِ مصطفویہ ———————
صفحہ نمبر: 80)

معراج: کمالِ بشریت اور انتہائے نورانیت

تحریر محمد فرید مصطفائی
معراج کا سفر یہ ثابت کرتا ہے کہ حضور ﷺ کائنات کے مرکز اور محور ہیں۔ آپ ﷺ بشر بھی ہیں اور نور بھی۔ آپ ﷺ زمین پر بھی ہیں اور عرش پر بھی۔

ایمانی نکتہ:
اگر حضور ﷺ ہماری طرح ایک عام انسان ہوتے، تو کیا کوئی انسان پلک جھپکنے میں عرشِ بریں کی سیر کر کے واپس آ سکتا ہے؟ ہرگز نہیں! یہ مصطفیٰ ﷺ کی وہ شان ہے جس نے عقلِ انسانی کو حیران کر دیا۔
اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:
عرشِ حق ہے مسند رفعت رسول اللہ کی
دیکھنی ہے حشر میں عزت رسول اللہ کی

(ہیڈر: جواہر مصطفویہ ———————— صفحہ نمبر 81)

مکارمِ اخلاق: حسنِ خلق کی انتہا

تحریر: محمد فرید مصطفائی
اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو اخلاق کے اس بلند مرتبے پر فائز فرمایا ہے کہ کائنات میں کوئی اس کی مثال پیش نہیں کر سکتا۔

قرآنی دلیل:
وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ
ترجمہ: "اور بیشک تم عظیم اخلاق کے مالک ہو"۔ (پارہ 29 سورہ قلم، آیت 4)

علمی تشریح (بحوالہ دارالافتاء اہلِ سنت):
اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے خود اپنے محبوب کے اخلاق کی گواہی دی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے جب حضور ﷺ کے اخلاق کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: "کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا؟ حضور ﷺ کا اخلاق قرآن ہی تو ہے"۔ یعنی قرآن جس بات کا حکم دیتا ہے وہ حضور ﷺ کے عمل میں موجود ہے، اور جس سے منع کرتا ہے حضور ﷺ اس سے سب سے زیادہ دور ہیں۔ بدمذہب جاہل جو حضور ﷺ کے اخلاق پر اعتراض کرنے کی ناپاک جسارت کرتے ہیں، وہ درحقیقت قرآن کی اس آیت کے منکر

(صفحہ نمبر: 82 - عظمتِ مصطفیٰ ﷺ: عفو و درگزر)

(ہیڈر: جواہرِ مصطفویہ ———————— صفحہ نمبر: 82)

دشمنوں کو معاف کرنا: رحمتِ عالم کی شان

تحریر: محمد فرید مصطفائی

حضور ﷺ کی عظمت کا یہ عالم تھا کہ آپ ﷺ نے ان لوگوں کو بھی معاف فرما دیا جنہوں نے آپ کی راہ میں کانٹے بچھائے اور آپ پر پتھر برسائے۔

واقعۂ فتحِ مکہ:
جب حضور ﷺ فاتح بن کر مکہ میں داخل ہوئے اور وہ تمام دشمن سامنے تھے جنہوں نے صحابہ کو شہید کیا تھا، تو حضور ﷺ نے بدلہ لینے کے بجائے فرمایا: "لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ" (آج تم پر کوئی گرفت نہیں، جاؤ تم سب آزاد ہو)۔

نکتہ:
دنیا کا کوئی بادشاہ ایسی مثال پیش نہیں کر سکتا۔ بدمذہب جاہل جو دین کو صرف "تلوار" کا دین کہتے ہیں، وہ دیکھیں کہ مصطفیٰ ﷺ نے تلوار سے نہیں بلکہ اپنے بلند اخلاق سے دلوں کو فتح کیا۔ جو دشمن کے لیے بھی رحمت ہو، اس کی عظمت کا ٹھکانہ کیا ہوگا!

(صفحہ نمبر: 83 - عظمتِ مصطفیٰ ﷺ: جود و سخا)

(ماخذ: جواہرِ مصطفویہ ———— صفحہ نمبر 83)

کریمِ کائنات: درِ اقدس سے کوئی خالی نہیں جاتا

اللہ پاک نے اپنے محبوب ﷺ کو کائنات کے خزانوں کا مالک بنایا ہے اور آپ ﷺ کی سخاوت کا یہ عالم ہے کہ آپ ﷺ نے کبھی کسی سائل کو "نہیں" نہیں فرمایا۔

حدیثِ مبارکہ:
حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "مَا سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا"
ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ سے جب بھی کسی چیز کا سوال کیا گیا، آپ ﷺ نے کبھی 'نہیں' نہیں فرمایا"۔ (صحیح بخاری و مسلم)

تشریح (از قلم: محمد فرید مصطفائی):
حضور ﷺ کے پاس اگر کچھ ہوتا تو عطا فرما دیتے، اور اگر نہ ہوتا تو وعدہ فرما لیتے۔ آپ ﷺ نے کبھی اپنی ذات کے لیے کچھ جمع نہیں فرمایا۔ بدمذہب جاہل جو حضور ﷺ کے "اختیارِ تقسیم" کا انکار کرتے ہیں، وہ دیکھیں کہ کائنات کا ہر سائل مصطفیٰ ﷺ کے در کا ہی منگتا ہے۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:
مانگیں گے مانگے جائیں گے، منہ مانگی مرادیں پائیں گے
دیتا ہے جس کو رب نے دیا، لیتا ہے جس سے لیتے ہیں

وادی بھر کی بکریاں عطا کرنا

تحریر: محمد فرید مصطفائی

ایک شخص حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور دو پہاڑوں کے درمیان موجود بکریوں کا گلہ دیکھ کر حیران رہ گیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: "کیا تمہیں یہ پسند ہیں؟" اس نے عرض کی: "جی ہاں"۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "جاؤ! یہ سب تمہاری ہیں"۔

نتیجہ:

وہ شخص اپنی قوم میں واپس گیا اور کہا: "اے میری قوم! اسلام لے آؤ، بیشک محمد (ﷺ) اتنا عطا کرتے ہیں کہ انہیں فقر کا ڈر ہی نہیں رہتا"۔

علمی نکتہ: جس کے قبضے میں کائنات کی کنجیاں ہوں، وہ اتنا ہی سخی ہوتا ہے۔ بدمذہبوں کا حضور ﷺ کو "محتاج" کہنا ان کی بد نصیبی ہے، جبکہ رب فرماتا ہے: "اور اللہ نے تمہیں غنی کر دیا اپنے فضل سے اور اپنے رسول کے ذریعے"۔

(صفحہ نمبر: 85 - عظمتِ مصطفیٰ ﷺ: ہیبت نبوی)

(ہیڈر: جواہرِ مصطفویہ ——————— صفحہ نمبر: 85)

رعب و ہیبت: دشمنوں کے دلوں پر لرزہ

اللہ پاک نے اپنے محبوب ﷺ کو وہ رعب اور ہیبت عطا فرمائی کہ دشمن میلوں دور سے آپ ﷺ کے نام سے کانپ اٹھتا تھا۔

حدیثِ مبارکہ:
حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: "نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ"
ترجمہ: "ایک مہینے کی مسافت (فاصلے) سے رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے"۔ (صحیح بخاری)

تشریح (از قلم: محمد فرید مصطفائی):
حضور ﷺ کا چہرہ انور جتنا حسین تھا، اتنا ہی پر رعب بھی تھا۔ جب آپ ﷺ کلام فرماتے تو بڑی بڑی محفلوں پر خاموشی طاری ہو جاتی۔ بدمذہب جاہل جو حضور ﷺ کو "عام انسان" کہہ کر بے باکی سے بات کرتے ہیں، وہ یاد رکھیں کہ صحابہ کرام حضور ﷺ کے سامنے اس طرح بیٹھتے تھے جیسے ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں (یعنی نہایت ادب و ہیبت سے)۔ بے ادب لوگ ہیبتِ نبوی سے محروم رہتے ہیں۔

بچوں اور کمزوروں پر رحمت و شفقت

حضور ﷺ جتنے رعب والے تھے، اتنے ہی شفیق اور مہربان بھی تھے۔ آپ ﷺ بچوں سے بہت پیار فرماتے اور ان کے سروں پر دستِ شفقت رکھتے۔

واقعہ:
نمازِ عید کے دن حضور ﷺ نے ایک یتیم بچے کو روتے ہوئے دیکھا، آپ ﷺ نے اسے گلے لگایا اور فرمایا: "کیا تم اس پر راضی نہیں کہ میں تمہارا باپ ہوں، عائشہ تمہاری ماں اور فاطمہ تمہاری بہن ہو؟"

نکتہ:
مصطفیٰ ﷺ کی رحمت صرف مسلمانوں کے لیے نہیں بلکہ کائنات کے ہر ذرے کے لیے ہے۔ بدمذہبوں کا حضور ﷺ کو صرف "قاضی" یا "ڈاکیا" (معاذ اللہ) سمجھنا ان کی کم عقلی ہے۔ آپ ﷺ تو وہ شفیق باپ ہیں جو اپنی امت کو جہنم کی آگ سے بچانے کے لیے دن رات دعا فرماتے ہیں۔

چڑیا کی فریاد اور رحمتِ عالم ﷺ

تحریر: محمد فرید مصطفائی

حضور ﷺ کی رحمت سے بے زبان جانور بھی فیض یاب ہوئے۔ ایک بار ایک چڑیا حضور ﷺ کے سر پر منڈلانے لگی اور فریاد کرنے لگی۔ آپ ﷺ نے صحابہ سے پوچھا: "کس نے اس کے بچے پکڑ کر اسے تکلیف دی ہے؟" ایک صحابی نے بچے پیش کیے، آپ ﷺ نے فرمایا: "انہیں واپس چھوڑ دو"۔

تشریح:

جو نبی ایک چھوٹی سی چڑیا کا دکھ محسوس کرے، وہ اپنے امتی کی تکلیف کیوں نہیں دیکھے گا؟ بدمذہب جاہل کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کو ہماری خبر نہیں، جبکہ جانوروں کے دکھ کی خبر بھی مصطفیٰ ﷺ کو رب کی عطا سے ہوتی ہے۔

(صفحہ نمبر: 88 - عظمتِ مصطفیٰ ﷺ: دستِ مبارک کی برکت)

(ہیڈر: جواہرِ مصطفویہ ———————— صفحہ نمبر: 88)

چھونے سے شفا پانا

حضور ﷺ کا دستِ مبارک جس چیز کو چھو لیتا، وہ سونے کی ہو جاتی یا اس میں برکت آ جاتی۔

واقعہ:
حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی آنکھ جنگ میں باہر نکل آئی، حضور ﷺ نے اپنے مبارک ہاتھ سے اسے واپس جگہ پر رکھا، وہ آنکھ دوسری آنکھ سے بھی زیادہ خوبصورت اور روشن ہو گئی۔ (دلائل النبوۃ)۔

علمی نکتہ محمد فرید مصطفائی):
بدمذہب جاہل جو حضور ﷺ کے "بشر" ہونے پر اصرار کرتے ہیں، کیا ان کا ہاتھ لگانے سے بھی شفا ملتی ہے؟ کیا ان کا لمس بھی معجزہ دکھاتا ہے؟ ہرگز نہیں! حضور ﷺ وہ بشر ہیں جن کی خاکِ قدم بھی اندھوں کو بینائی دیتی ہے۔

(صفحہ نمبر: 89 - عظمتِ مصطفیٰ ﷺ: ذکرِ الٰہی)

(ہیڈر: جواہرِ مصطفویہ ———————————— صفحہ نمبر: 89)

حضور ﷺ کی عبادت اور بندگی

حضور ﷺ تمام کائنات کے مالک ہو کر بھی رات بھر اپنے رب کی عبادت میں کھڑے رہتے، یہاں تک کہ آپ کے مبارک پاؤں پر ورم آ جاتا۔

حدیثِ مبارکہ:
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: "یا رسول اللہ ﷺ! اللہ نے آپ کے صدقے اگلوں پچھلوں کے گناہ معاف فرما دیے، پھر آپ اتنی مشقت کیوں اٹھاتے ہیں؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "اَفَلَا اَکُوْنُ عَبْدًا شَکُوْرًا" (تو کیا میں اپنے رب کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟)۔ (صحیح بخاری)۔

نکتہ:
یہ حضور ﷺ کی کمالِ بندگی ہے کہ سب کچھ پاکر بھی عاجزی اختیار فرمائی۔ بدمذہب جاہل اس عاجزی کو "مجبوری" سمجھتے ہیں، جبکہ یہ تو اللہ کی بارگاہ میں "مقامِ شکر" ہے۔

(صفحہ نمبر: 90 - خلاصہ صفاتِ مصطفویہ ﷺ)

(ہیڈر: جواہرِ مصطفویہ ----------------------
صفحہ نمبر: 90)

سراپا رحمت: جس کی مثال نہیں

تحریر: محمد فرید مصطفائی
ان 90 صفحات میں ہم نے حضور ﷺ کی عظمت کے مختلف پہلوؤں کا مطالعہ کیا۔ خلاصہ یہ ہے کہ اللہ نے اپنے محبوب ﷺ کو کمالِ حسن، کمالِ اخلاق، کمالِ قدرت اور کمالِ علم عطا فرمایا ہے۔

ایمانی نکتہ:
جس طرح اللہ کی کوئی مثال نہیں، اسی طرح اللہ کے رسول ﷺ کی بھی کائنات میں کوئی مثال نہیں۔ آپ ﷺ وہ سورج ہیں جس سے چاند اور ستارے روشنی پاتے ہیں۔ جو حضور ﷺ کی عظمت کا منکر ہے، اس کا ٹھکانہ جہنم کی آگ ہے۔ اللہ پاک ہمیں حضور ﷺ کی سچی غلامی میں موت عطا فرمائے۔

(صفحہ نمبر: 91 - تقسیمِ نعمتِ الٰہی)

(ہیڈر: جواہرِ مصطفویہ ———————— صفحہ نمبر: 91)

قاسمِ نعمت: اللہ معطی ہے، مصطفیٰ ﷺ قاسم ہیں

اللہ تبارک و تعالیٰ نے کائنات کے تمام خزانوں کی کنجیاں اپنے محبوب ﷺ کے دستِ مبارک میں دے دی ہیں۔

عربی عبارت:
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "إِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللَّهُ يُعْطِي"
ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "بیشک میں (نعمتیں) تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ عطا فرماتا ہے"۔ (صحیح بخاری)

تشریح (از قلم: محمد فرید مصطفائی):
اس حدیثِ مبارکہ سے واضح ہوا کہ کائنات میں جو کچھ بھی کسی کو مل رہا ہے، وہ اللہ کی عطا ہے مگر بٹ رہا ہے مصطفیٰ ﷺ کے ہاتھوں سے۔ چاہے وہ رزق ہو یا ایمان۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیے، دینے والا ہے سچا ہمارا نبی ﷺ

جو حضور ﷺ کے "قاسم" ہونے کا منکر ہے، وہ درحقیقت نظامِ کائنات سے ناواقف اور بدمذہب ہے۔

ختمِ نبوت: ایمان کی بنیادی اساس

حضور ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کائنات میں کوئی نیا نبی نہیں آ سکتا، نہ ظلی، نہ بروزی، نہ حقیقی۔

قرآنی دلیل:
وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ
ترجمہ: "لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے (آخری نبی) ہیں"۔ (سورہ احزاب)

عربی عبارت (حدیث):
قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ: "أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي"
ترجمہ: "میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں"۔ (جامع ترمذی)

حکمِ شرعی (دارالافتاء اہلِ سنت):
جو شخص حضور ﷺ کے بعد کسی بھی قسم کے نبی کے آنے کو ممکن مانے یا کسی جھوٹے مدعیِ نبوت (جیسے مرزا قادیانی) کو مسلمان سمجھے، وہ کافر و مرتد ہے۔ ختمِ نبوت پر پہرہ دینا ہر سنی مسلمان کا اولین فریضہ ہے۔

(صفحہ نمبر: 93 - حیاتِ انبیاء علیہم السلام)

(ہیڈر: جواہر مصطفویہ ———————— صفحہ
نمبر: 93)

حی و جاوید نبی ﷺ: مٹی میں ملنے کا نظریہ کفر ہے

تحریر:
محمد فرید مصطفائی

اہلِ سنت کا متفقہ عقیدہ ہے کہ تمام انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور رزق دیے جاتے ہیں۔

عربی عبارت:
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ، فَنَبِيُّ اللَّهِ حَيٌّ يُرْزَقُ"
ترجمہ: "بیشک اللہ نے زمین پر انبیاء کے جسموں کو کھانا حرام کر دیا ہے، پس اللہ کا نبی زندہ ہے اور اسے رزق دیا جاتا ہے"۔ (سننِ ابنِ ماجہ)

رد بدمذہبیت:
وہ بدمذہب جاہل جو حضور ﷺ کو (معاذ اللہ) "مر کر مٹی میں ملنے والا" کہتے ہیں، وہ کافر اور گستاخِ رسول ہیں۔ حضور ﷺ اپنی قبرِ انور میں زندہ ہیں، درود پڑھنے والوں کا درود سنتے ہیں اور امت کے اعمال پر مطلع ہیں۔

(صفحہ نمبر: 94 - رد فتنہ بدمذہبیت)

(ہیڈر: جواہر مصطفویہ ---------------------------
صفحہ نمبر: 94)

بدمذہب جاہلوں کے بیانات: ایمان کے لیے زہرِ قاتل

تحریر: محمد فرید مصطفائی
کتاب کے اس مقام پر میں دوبارہ یہ تاکید کرتا ہوں کہ بدمذہب جاہلوں (مثلاً انجینئر مرزا اور دیگر گمراہ مبلغین) کے بیانات سننا قطعی ناجائز اور حرام ہے۔

قرآنی انتباہ:
فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرَىٰ مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِينَ
ترجمہ: "یاد آنے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھو".
(سورہ انعام)

بدمذہب چاہے جتنے حوالے دے، اس کے دل میں چھپا ہوا بغضِ رسول آپ کے ایمان کو برباد کر دے گا۔ ان کو "عالم" کہنا جہالت ہے، یہ ایمان کے ڈاکو ہیں۔ ان سے دور رہنا ہی ایمان کی سلامتی ہے۔

(صفحہ نمبر: 95 - عظمتِ صحابہ و اہلِ بیت)

(ہیڈر: جواہرِ مصطفویہ ---------------------------- صفحہ نمبر: 95)

صحابہ و اہلِ بیت: ایک ہی شمع کے پروانے

حضور ﷺ کے وفاداروں کی محبت ہی اصلِ دین ہے۔

عربی عبارت:
قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ: "أَصْحَابِي كَالنُّجُومِ فَبِأَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمُ اهْتَدَيْتُمْ"
ترجمہ: "میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں، جس کی بھی پیروی کرو گے ہدایت پا جاؤ گے"۔

رافضیوں (شیعوں) کا رد:
وہ بدمذہب جو حضرت ابوبکر، عمر، عثمان رضی اللہ عنہم کو برا کہیں یا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر تبرا کریں، وہ رافضی اور جہنمی کتے ہیں۔ سچا سنی وہ ہے جو تمام صحابہ کا ادب کرے اور تمام اہلِ بیت (پنجتن پاک) کا غلام ہو۔

(ہیڈر: جواہرِ مصطفویہ ------------------------------------
صفحہ نمبر: 96)

یا رسول اللہ ﷺ کہنا اور وسیلہ ماننا

اللہ کی بارگاہ میں حضور ﷺ کا وسیلہ پیش کرنا سنتِ صحابہ ہے۔

عربی عبارت:
"اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ"
ترجمہ: "اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں تیرے نبی محمد (ﷺ) کے وسیلے سے جو نبیِ رحمت ہیں"۔ (جامع ترمذی)

نکتہ:
بدمذہب وسیلے کو شرک کہتے ہیں، جبکہ صحابہ کرام مصیبت میں "یا محمداہ" پکارتے تھے۔ حضور ﷺ کو پکارنا اور ان کا وسیلہ لینا عینِ ایمان ہے۔

(صفحہ نمبر: 97 - درود و سلام کے فضائل)

(ہیڈر: جواہرِ مصطفویہ
_______________________ صفحہ نمبر: 97)

درودِ پاک: ہر مشکل کا حل

اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے:
يَاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا صَلُّوا عَلَيهِ وَ سَلِّمُوا تَسلِيمًا

عربی عبارت (حدیث):
قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ: "مَنْ صَلّٰی عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّی اللّٰہُ عَلَيهِ بِهَا عَشرًا"
ترجمہ: "جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے، اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے"۔

نکتہ: اے غلامانِ مصطفیٰ! کثرت سے درود پڑھو، یہی تمہاری قبر و حشر کا چراغ ہے۔

(ہیڈر: جواہرِ مصطفویہ
---------------------------- صفحہ نمبر: 98)

محمد فرید مصطفائی کا پیغامِ حق

میرے پیارے سنی بھائیو! اللہ پاک نے ہمیں "اہلِ سنت" بنایا ہے، اس نعمت کی قدر کریں۔

اپنی نسلوں کو گستاخوں کے بیانات سے بچائیں۔

گھروں میں "بہارِ شریعت" اور "فتاویٰ رضویہ" کا فیضان عام کریں۔

دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ رہیں۔

مرتے دم تک مسلکِ اعلیٰ حضرت پر قائم رہیں۔

(صفحہ نمبر: 99 - دعائے اختتام)

(ہیڈر: جواہرِ مصطفویہ

---------------------------------- صفحہ نمبر:
(99

بارگاہِ رب العزت میں التجا

اے اللہ! اس حقیر سی کاوش "جواہرِ مصطفویہ" کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما۔ اسے میرے لیے، میرے والدین اور اس کے پڑھنے والوں کے لیے نجات کا ذریعہ بنا۔ اے رب! ہمیں سچا عاشقِ رسول بنا اور ہمارا خاتمہ ایمان پر فرمانا۔

آمین بجاہِ سید المرسلین ﷺ

(صفحہ نمبر: 100 - تاریخِ اختتام و سن اشاعت)

(ہیڈر: جواہرِ مصطفویہ

---------------------------- صفحہ نمبر: 100)

تمت بالخیر

اللہ کے فضل اور رسولِ کریم ﷺ کی نظرِ عنایت سے یہ کتاب آج پایۂ تکمیل کو پہنچی۔

تاریخِ اختتام: 27 شوال 1447ھ
بمطابق: 16 اپریل 2026ء
بمقام: فیضانِ مدینہ (کراچی پاکستان)

مصنف.   محمد فرید مصطفائی
منہج: دارالافتاء اہلِ سنت (دعوتِ اسلامی)

وصية الإمام الرازي على وفاة ولده بقراءة الفاتحة والدعاء:

وأنا أوصي من طالع كتابي واستفاد ما فيه من الفوائد النفيسة العالية أن يخص ولدي ويخصني بقراءة الفاتحة، ويدعو لمن قد مات في غربة بعيداً عن الإخوان والأب والأم بالرحمة والمغفرة فإني كنت أيضاً كثير الدعاء لمن فعل ذلك في حقي وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم تسليماً كثيراً آمين والحمد لله رب العالمين.

تفسير الرازي: (١٩ / ١٣١)

978-969-579-790-7

01010007